کھوپڑی محل
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا ○ کہانی نمبر ۱۸۲

کھوپڑی محل

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھوپڑی محل

بدروح جولی سانگ ٹیکسلا پہنچ گئی۔

وہ آدھی رات کے وقت دو ہزار برس پرانے شہر ٹیکسلا پہنچی تو اس وقت شہر میں بارش ہو رہی تھی اور سخت سردی میں لوگ گھروں کے دروازے بند کر کے سو رہے تھے۔ آپ پچھلی کتاب میں پڑھ چکے ہیں کہ جولی سانگ پر مصر کی قدیم ترین بدروح کاؤ کا قبضہ تھا اور اس نے جولی سانگ کی یاداشت بدل کر اسے بھی ایک بدروح بنا دیا تھا۔ کاؤ بدروح یہ چاہتی تھی کہ کسی طریقے سے عنبر ناگ ماریا اور کیٹی تھیو سانگ' جولی سانگ کو اپنے قابو میں کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے کسی ایسی جگہ میں پھینک دے۔ جہاں سے وہ ساری زندگی باہر نہ نکل سکیں اور کاؤ بدروح خود دنیا کی سب سے بڑی بدروح بن کر بدروحوں پر حکومت کرے کاؤ بدروح نے عنبر تھیو سانگ اور کیٹی کو پہلے ہی قدیم اہرام مصر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیچھے ایک تالاب میں نمک کے بت بنا کر پھینک دیا تھا تالاب میں گرنے کے بعد عنبر، تھیوسانگ اور کیٹی کے نمکین جسم پگل گئے تھے۔ صرف ان کے دل ہی باقی رہ گئے تھے جو نہیں پگل سکے تھے اور یہ تینوں دل تالاب کی تہہ میں ایک طرف ساتھ ساتھ پڑے تھے۔ کاؤ بدروح کو یہ معلوم نہیں تھا وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ تھیوسانگ عنبر اور کیٹی کے جسم تالاب کے پانی میں حل ہو گئے ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے اس کے راستے سے ہٹ گئے ہیں اس کے بعد کاؤ بدروح نے جولی سانگ اور ناگ کو قبضے میں کر لیا جولی سانگ کو کاؤ نے بد روح بنا کر اس کے پیٹ میں ناگ کو سانپ کی شکل میں ڈال دیا اب جولی سانگ بھی ایک بدروح بن چکی تھی اگرچہ اسکی شکل بالکل جولی سانگ کی تھی ناگ بھی سانپ کی شکل میں اس کے پیٹ کے اندر تھا۔ جس وقت بدروح جولی سانگ اسے حکم دیتی وہ اس کے پیٹ میں سوراخ کر کے باہر نکل آتا تھا ناگ اور جولی سانگ دونوں پر کاؤ بدروح کے طلسم کا اثر تھا اور وہ اس کے اشارے پر چل رہے تھے۔ کاؤ بدروح نے اب بدروح جولی سانگ کو ماریا کی تلاش میں یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ ماریا ٹیکسلا میں ہے تم اسے اپنے قابو میں کر کے میرے پاس لے آو

ماریا کی یہ حالت تھی کہ اسکی طاقت ختم ہو چکی تھی وہ غیبی حالت میں نہیں تھی بلکہ سب کو نظر آتی تھی وہ ٹیکسلا شہر کی پہاڑی پر گواد و شال کی جھونپڑی میں رہتی تھی۔ گواد وشال کو معلوم تھا کہ ماریا کون ہے مگر وہ اس کی طاقت اسے واپس لا کر نہیں دے سکتا تھا۔ اتنی گواد وشال میں طاقت نہیں تھی گواد وشال کا ایک یونانی لڑکا فلپ بھی شاگرد تھا۔ جو ماریا کو پسند کرنے لگا تھا۔ فلپ یونانی مجسمہ ساز تھا۔ اور وہ ماریا کا ایک سنگ مرمر کا بت بنا رہا تھا۔فلپ کا گھر ٹیکسلا شہر کے اندر تھا۔ جہاں وہ اکیلا رہتا تھا اس وقت ٹیکسلا پر سکندر کے یونانی جرنیل سیلوکسی کی حکومت تھی۔ لوگ سکندر کے جرنیلوں کے خلاف ہو گئے تھے وہ یونانیوں کو ٹیکسلا سے نکال دینا چاہتے تھے۔ یونانی بہت کم گھروں سے باہر نکلتے تھے۔ کیونکہ ہندوستانی لوگ ان کے دشمن بن گئے تھے۔

اس لئے فلپ بھی پہاڑی پر گواد وشال کی جھونپڑی میں آکر رہنے لگا تھا۔ ماریا بھی اس جھونپڑی میں رہتی تھی۔ اور اپنی طاقت کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔ کہ اسے طاقت مل جائے تو وہ اپنے دوستوں عنبر ناگ اور جولی سانگ کی تلاش میں نکل کھڑی ہو مگر کافی دن گزر جانے پر بھی ماریا کی طاقت اسے واپس نہیں ملی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب ہم وہاں سے شروع کرتے ہیں جب بارش میں آدھی رات کے وقت بدروح جولی سانگ شہر ٹیکسلا کے ایک باغ میں نمودار ہوتی ہے ---------- بدروح جولی سانگ نے ادھر ادھر دیکھا یہ ایک پرانا باغ تھا۔ جس میں ایک بارہ دری بنی ہوئی تھی۔ چونکہ جولی سانگ ایک بدروح بن چکی تھی۔ اس لئے اس کے جسم سے جولی سانگ کی خوشبو نہیں آتی تھی دوسری طرف ماریا کی طاقت بھی چونکہ ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے اس کے جسم سے بھی ماریا کی خوشبو نہیں آتی تھی

مگر بدروح جولی سانگ کو خاص فضائی لہروں کی مدد سے پتہ چل گیا کہ ماریا ٹیکسلا شہر میں ہی ہے کیونکہ۔ اسے ماریا کے جسم سے نکلنے والی حرارت کی لہریں محسوس ہو رہی تھیں یہ لہریں ایک ٹیلے کی طرف سے آرہی تھیں۔

بدروح جولی سانگ کو جس طرف سے ماریا کے جسم کی لہریں آتی محسوس ہو رہی تھیں وہ اسی طرف چل پڑی بارش میں سارا شہر سنسان پڑا تھا۔ مکانوں کے دروازے بند تھے - سڑکیں رات کے اندھیرے اور بارش میں ویران تھیں سردی بہت سخت تھی۔ مگر بدروح جولی سانگ کو بالکل سردی نہیں لگ رہی تھی۔

وہ بڑی تیزی سے چل رہی تھی آخر وہ اس ٹیلے پر پہنچ گئی جہاں سے اسے ماریا کے جسم کی لہریں آتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس نے دیکھا کہ سامنے دو تین جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ بدروح جولی سانگ نے محسوس کیا کہ پیچھے جو چھوٹی جھونپڑی تھی۔ ماریا کے جسم کی لہریں اس جھونپڑی سے آرہی ہیں۔ وہ جھونپڑی کے پاس جا کر رک گئی جھونپڑی کا بانس کا دروازہ بند تھا۔ اسکا خیال تھا کہ ماریا غیبی حالت میں ہوگی اور اسے نظر نہیں آئے گی مگر جب اس نے دروازے کی درز سے اندر دیکھا تو ماریا روشنی میں اسے نظر آگئی۔ماریا گھاس کے بستر پر سو رہی تھی۔

بدروح جولی سانگ فوراً سمجھ گئی کہ ماریا کی طاقت ختم ہو گئی ہے یہ اس کے لئے بڑی اچھی بات تھی۔ اب وہ اسے بڑی آسانی سے اپنے قابو میں کر سکتی تھی۔ اس نے دروازے پر دستک دی ماریا جاگ پڑی۔ اس نے پوچھا۔

"کون ہے باہر؟"

بدروح جولی سانگ نے جولی سانگ کی آواز میں کہا۔

"ماریا بہن میں ہوں جولی سانگ"۔

ماریا خوشی سے پاگل ہو کر اٹھی اور اس نے دروازہ کھول دیا۔ اس کے سامنے جولی سانگ کھڑی تھی۔ اگرچہ جولی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سانگ ایک بدروح بن چکی تھی مگر اس کی شکل میں کوئی فرق نہیں آیا تھا صرف اس وقت بدروح جولی سانگ کی آواز مردوں ایسی بھاری ہو جاتی تھی جب وہ اپنے پیٹ میں سے ناگ سانپ کو نکال کر کسی کو ڈسنے کا حکم دیتی تھی۔ بدروح جولی سانگ نے ماریا کو گلے سے لگالیا اور بڑی جذبات بھری آواز میں بولی۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم سے ملاقات ہو گئی"۔

"ماریا میں تو بالکل ہی نا امید ہو چکی تھی۔ عنبر ناگ تھیوسانگ اور کیٹی کہاں ہیں"

حالانکہ بدروح جولی سانگ جانتی تھی کہ ناگ سانپ کی شکل میں اس کے اپنے پیٹ میں ہے اور عنبر تھیوسانگ اور کیٹی اہرام مصر کے تالاب میں نمک کے بت بن جانے کے بعد پانی میں گھل کر ختم ہو چکے ہیں۔ ماریا بدروح نے جولی سانگ کو اپنے پاس بٹھالیا اور بولی۔

"عنبر ناگ تھیو سانگ اور کیٹی کا پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں میں خود بڑی مشکل سے ایک شیطانی طاقت کے پنجے سے نکل کر یہاں آئی ہوں۔ مگر میری طاقت ابھی تک مجھے واپس نہیں ملی"

بدروح جولی سانگ نے کہا

"میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ تم غائب نہیں ہوئی ضرور تمہاری طاقت تم سے جدا ہو گئی ہے"۔

"ماریا نے کہا مگر جولی سانگ تمہاری بھی خوشبو مجھے نہیں آ رہی کیا وجہ ہے ؟ تم کہاں سے آ رہی ہو؟"

بدروح جولی سانگ نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

"ماریا بہن بس کچھ نہ پوچھو کہ مجھ پر کیا گزری بس یہ سمجھ لو کہ میں بھی چڑیلوں کی منحوس دنیا سے جان بچا کر کسی نہ کسی طرح بھاگی ہوں اور یہاں پہنچ گئی ہوں"۔

"ماریا نے اچانک سوال کیا؟"

"مگر جولی سانگ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اس جھونپڑی میں ہوں؟"

بدروح جولی سانگ اس سوال کے لئے تیار نہیں تھی مگر وہ جلدی سے سنبھل گئی اور بولی۔

"ماریا میرا دل کہہ رہا تھا کہ تم اسی جگہ ہو گی دیکھ لو میرے دل نے بالکل ٹھیک بتایا۔ یہ ماریا کی محبت ہے جس نے میری راہ نمائی کی اور تم سے ملا دیا"۔

ماریا خوش ہو کر بولی۔ "خدا کا شکر ہے کہ کم از کم تم مجھے مل گئیں اب ہم دونوں مل کر عنبر ناگ تھیوسانگ اور کیٹی کو بھی ڈھونڈ لیں گے۔ بدروح جولی سانگ نے پوچھا؟۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہاں دوسری جھونپڑی میں کون رہتا ہے"

ماریا نے کہا۔ "دوسری جھونپڑی میں گواودشال رہتے ہیں بڑے نیک دل آدمی ہیں۔ لوگوں کی خدمت کرتے ہیں خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک یونانی نوجوان لڑکا فلپ بھی رہتا ہے۔ شہر میں لوگ یونانیوں کے خلاف ہو گئے ہیں۔ فلپ یہاں گواد وشال کے پاس آکر رہنے لگا ہے۔ بڑا خوبصورت نوجوان ہے وہ میرا سنگ مرمر کا مجسمہ بھی بنا رہا ہے"۔

"بدروح جولی سانگ نے پوچھا؟"

"کہیں وہ تم سے محبت تو نہیں کرتا؟"

ماریا نے مسکرا کر کہا۔

"جولی سانگ تم تو جانتی ہو کہ ہم لوگ اس قسم کی باتوں سے بہت بلند ہیں۔ کوئی ہم سے محبت کرے گا۔ اور ہم کسی سے کیا محبت کریں گی۔ دنیا والوں کی محبت تو بوڑھی ہو جائے گی مگر ہم اسی طرح جوان رہیں گی دنیا والوں کی محبت بہت پیچھے رہ جائے گی اور ہمارا تاریخی سفر جاری رہے گا اور ہم بہت آگے نکل جائیں گی۔ جن لوگوں کے مقصد بلند ہوتے ہیں۔ جنہوں نے زندگی میں کوئی بڑا کام کرنا ہوتا ہے وہ لوگ عشق و محبت کی فضول باتوں میں نہیں پڑتے؟"۔

بدروح جولی سانگ نے کہا۔ "ہاں یہ تو تم ٹھیک کہتی ہو"۔

بدروح جولی سانگ کو گواودشال کے بارے میں فکر تھی کہ کہیں یہ شخص اس کا بھید معلوم تو نہیں کر لے گا؟ اس نے کریدتے ہوئے ماریا سے پوچھا؟

" ماریا کیا گواد وشال کو معلوم ہے کہ تم اصل میں کون ہو"۔

"میں نے خود اسے اپنے بارے میں بتا دیا تھا۔ کیونکہ وہ بڑا عبادت گزار آدمی ہے میں نے سوچا شاید وہ میری کچھ مدد کر سکے مگر گواد وشال نے میری باتیں سن کر کہا کہ بیٹی میں اس معاملے میں دخل نہیں دے سکتا میں خدا سے دعا ضرور کروں گا کہ وہ تمہیں تمہاری طاقت واپس کر دے اور تمہیں اپنے دوستوں سے ملا دے۔

بدروح جولی سانگ کو تسلی ہو گئی کہ اس گواد وشال کے پاس کوئی روحانی طاقت نہیں ہے اور وہ اس کی اصلیت نہیں جان سکے گا۔

ماریا بولی۔ "صبح ہو گی تو میں تمہیں گواد وشال سے ملاؤں گی اب تم بھی سو جاؤ۔ میں بھی آرام کرتی ہوں بارش ہو رہی ہے سردی بھی بہت ہے۔ صبح باتیں کریں گے میری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طاقت ختم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مجھے سردی بھی لگتی ہے نیند بھی آتی ہے اور بھوک بھی لگتی ہے۔ کیا تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے جولی سانگ ؟"

بدروح جولی سانگ نے زمین پر بچھے ہوئے گھاس پر لیٹتے ہوئے کہا" بالکل میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے ۔ مجھے سردی زیادہ نہیں لگتی۔ مگر ماریا ہماری طاقت ہمیں جلد مل جائے گی"

ماریا نے جلدی سے پوچھا؟

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

بدروح جولی سانگ نے جواب دیا۔

"اس لئے کہ آخر ہماری طاقت کب تک ہم سے جدا رہ سکتی ہے آج نہیں تو کل یہ طاقت ضرور ہمیں واپس مل جائے گی۔ لیکن ہمیں عنبر ناگ تھیوسانگ کی تلاش میں یہاں سے آگے جانا ہو گا"۔ ماریا انگڑائی لے کر بولی مجھے نیند آرہی ہے کل باتیں کریں گے

یہ کہ کر ماریا سو گئی ۔ بدروح جولی سانگ کو نیند کہاں آسکتی تھی ۔ اس نے سوچا کہ ابھی ماریا پر حملہ کر دینا چاہیے ۔ لیکن اچانک بادل زور سے گرجا اور ماریا کی آنکھ کھل گئی وہ بولی۔ "اب تو بادلوں کی گرج سے بھی ڈر لگتا ہے

جولی سانگ واقعی اپنی طاقت چھن جانے سے تو ہم بالکل دنیا داروں کی طرح ہو جاتی ہیں"۔

"یہ تو ہے" بدروح جولی سانگ نے کہا۔ مجھے تو نیند آرہی ہے" بدروح جولی سانگ جھوٹ موٹ آنکھیں بند کرکے وہیں لیٹ گئی ماریا بھی سونے کی کوشش کرنے لگی۔ بدروح جولی سانگ نے سوچا کہ وہ ماریا کو یہاں سے اغواء نہیں کر سکے گی۔ ہو سکتا ہے ماریا کو پتہ چل جائے اور وہ شور مچادے یا ناگ سانپ کو مار ڈالے ۔ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ دوسری رات کوشش کرے گی یا پھر دوسرے دن ماریا کو کسی بہانے جنگل میں لے جا کر اس پر حملہ کر دے گی۔

یہ سوچ کر بدروح جولی سانگ خاموشی لیٹی رہی۔ جب دن نکلا تو ماریا ابھی تک سو رہی تھی۔ اتنے میں باہر سے گواد وشال نے اسے آواز دی

" بیٹی ماریا ۔ اٹھو دن نکل آیا ہے ۔ ندی پر نہانے نہیں جاؤ گی ؟"

بدروح جولی سانگ جاگ رہی تھی۔ ماریا بھی جاگ پڑی۔ وہ باہر نکل آئی۔ اس نے گواد وشال کو سلام کیا اور یہ خوش خبری سنائی کہ اس کی سہیلی اور دوست جولی سانگ آگئی ہے۔ اتنی دیر میں بدروح جولی سانگ بھی جھونپڑی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہر آ گئی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر اس زمانے کی رسم کے مطابق گواد وشال کو سلام کیا۔ گواد وشال نے بدورح جولی سانگ کو غور سے دیکھا۔ گواد وشال کو بدروح جولی سانگ کے جسم میں سے ایک خاص قسم کی بو آتی محسوس ہوئی۔ ایسی بو عام طور پر ایسی جگہوں سے آیا کرتی ہے جہاں بد روحیں رہتی ہوں اور یہ خاص قسم کی تیز بو صرف نیک اور روشن دل اور پاک ذہن والے لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ بدروح جولی سانگ نے بھی فوراً محسوس کر لیا کہ گواد وشال کو اس پر شک پڑ گیا ہے

بدروح جولی سانگ نے اسی وقت دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے ماریا کو یہاں سے اغواء کر کے اپنی مالکہ بدروح کاؤ کے پاس لے جائے گی۔ گواد وشال بولا۔

"جولی سانگ تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ ماریا اکثر تمہارا ذکر کرتی تھی۔ اچھا ہوا کہ تم دونوں مل گئیں"۔

"ماریا نے کہا۔ بس اب عنبر ناگ تھیوسانگ اور کیٹی بھی مل جائیں تو کتنا اچھا ہو"۔

گواد وشال بولا"وہ بھی ایک نہ ایک دن ضرور مل جائیں گے"۔

بدروح جولی سانگ نے ماریا سے کہا۔

"چلو ندی پر نہانے چلتے ہیں میں بھی نہاؤں گی"۔

بدروح جولی سنگ نے ماریا کو ساتھ لیا اور ندی کی طرف چل پڑی۔ گواد وشال ان دونوں کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے دل میں شک ضرور پڑ گیا تھا کہ اس عورت جولی سانگ کے جسم سے بدروحوں کی بو کیوں آتی ہے۔ اتنی دیر میں یونانی نوجوان فلپ بھی اپنی جھونپڑی سے باہر نکل آیا گواد وشال نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ماریا کی سہیلی جولی سانگ آ گئی ہے"۔

فلپ خوش ہو کر بولا۔" یہ تو بڑی اچھی بات ہوئی۔ ماریا اکثر اپنی اس سہیلی کا ذکر کرتی تھی"۔

ماریا نے فلپ کو صرف جولی سانگ کے بارے میں ہی بتایا تھا۔ باقی عنبر ناگ تھیوسانگ کسی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

گواد وشال نے کہا

"تم ناشتہ تیار کرو میں ذرا عبادت کر لوں"۔

یونانی نوجوان فلپ ناشتے کی تیاری میں لگ گیا اور گواد وشال عبادت کرنے کے واسطے چبوترے پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔

دوسری طرف ماریا اور بدروح جولی سانگ ندی پر پہنچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چکی تھیں ماریا ندی میں اتر کر نہانے لگی۔ بدروح جولی سانگ بھی نہانے لگی۔ جولی سانگ اب دیر نہیں لگانا چاہتی تھی۔ اسے یہ خیال بھی پریشان کر رہا تھا کہ گواد وشال کو اس پر شک پڑ گیا ہے کہیں وہ اس پر کوئی جادو کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ماریا ابھی ندی میں نہا رہی تھی کہ بدروح جولی سانگ نے کہا۔

"میں اس درخت کے پیچھے بیٹھ کر کپڑے سکھاتی ہوں تم جب تک نہانے سے فارغ ہو جاؤ"۔

یہ کہہ کر بدروح جولی سانگ ایک بہت بڑے درخت کے پیچھے جا کر لیٹ گئی - اس نے لیٹتے ہی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور بھاری مردانہ آواز میں ناگ سانپ کو حکم دیا۔

" ناگ باہر نکل کر ندی کی طرف جاؤ وہاں ایک عورت نہا رہی ہے اس کو ڈس کر واپس آجاؤ میرے پاس"۔

بدروح جولی سانگ کے پیٹ میں ایک جگہ ابھار پیدا ہوا پھر وہاں سوراخ بن گیا اور اس کے اندر سے کالا ناگ سانپ کی شکل میں رینگتا ہوا باہر نکل آیا۔ وہ سیدھا گھاس پر سے رینگتا ہوا ندی کی طرف چل دیا۔ بدروح جولی سانگ درخت کے پیچھے سے ماریا کو دیکھنے لگی۔

اس وقت ماریا ندی سے نکل کر کپڑے پہن چکی تھی

اور اپنے بالوں کو نچوڑ رہی تھی۔ ناگ سانپ تیزی سے رینگتا ہوا ماریا کے پاس پہنچا اور پھن اٹھالیا ماریا کو کچھ خبر نہ ہوئی کیونکہ ناگ سانپ اس کے پیچھے تھا۔ سانپ نے منہ آگے کر کے تیزی سے ماریا کی پنڈلی پر ڈس لیا۔ ناگ سانپ کے زہر کا اثر بڑا زبردست اور شدید تھا۔ ماریا کا حلق ایک دم خشک ہو گیا۔ اس کی آواز ہی بند ہو گئی اور جسم پتھر بن کر نیچے گر پڑا۔ ناگ سانپ رینگتا ہوا بدروح جولی سانگ کے پاس واپس آگیا۔ وہ دوبارہ بدروح جولی سانگ کے پیٹ میں داخل ہو گیا۔

بدروح جولی سانگ فوراً اٹھی اور ماریا کے پاس آکر بیٹھ گئی اور بے ہوش ماریا کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔اس وقت ماریا کے جسم میں سانپ کا زہر شامل ہو چکا تھا یہ بدروح ناگ سانپ کا زہر تھا۔ بدروح جولی سانگ یہی چاہتی تھی - اس نے ماریا کی دونوں آنکھوں پر اپنی انگلیاں رکھ کر اپنا منہ آسمان کی طرف اٹھایا۔ اس کے منہ سے دھواں نکلنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے ایک چیخ ماری۔ چیخ کی آواز فلپ اور گواد وشال نے بھی سنی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے ایکدم محسوس ہوا کہ کوئی منحوس واقعہ ہو گیا ہے۔ اس کا خیال ماریا کی طرف چلا گیا اور اسے یاد آیا کہ جولی سانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے جسم سے بدروح کی بو آرہی تھی۔ اس نے فلپ سے کہا۔

"فلپ جلدی میرے ساتھ چلو"۔

گواد وشال نے فلپ کو اپنے ساتھ لیا اور ندی پر پہنچ گیا۔ ندی پر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ نہ وہاں ماریا تھی اور نہ اسکی سہیلی جولی سانگ ہی تھی۔ ندی کے کنارے ماریا کا ڈوپٹہ ہی پڑا تھا۔ فلپ نے پریشان ہو کر۔

"ماریا کہاں گئی گواد وشال؟"

افسوس فلپ مجھ سے غلطی ہو گئی - ماریا کو ایک بدروح اپنے ساتھ لے گئی ہے۔

فلپ نے حیرانی سے پوچھا بد روح؟ وہ کون تھی؟ گواد وشال بولا۔

کاش میں وہیں ماریا کو بتادیتا کہ اس کی سہیلی پر شک ہے کہ وہ کوئی بد روح ہے جس نے اس کی سہیلی کی شکل بدلی ہوئی ہے مگر مجھ سے دیر ہو گئی۔

فلپ نے کہا۔

"تو کیا جولی سانگ کوئی بدروح تھی؟۔

ہاں گواد وشال بولا۔ "وہ بدروح تھی اور وہ ماریا کو اغوا کر کے نہ جانے کہاں لے گئی ہے؟"

"فلپ بولا میرا خیال ہے شاید وہ جنگل میں سیر کر رہی ہوں میں انہیں تلاش کرتا ہوں"۔

گوادوشال جھونپڑی کی طرف چل پڑا اور بولا۔

"تم چاہے جتنی کوشش کر دیکھو۔ تمہیں اب ماریا یہاں کہیں نہیں ملے گی"۔

فلپ دیر تک جنگل میں ماریا کو تلاش کرتا رہا۔ اس نے جگہ جگہ اسے آوازیں دیں مگر ماریا اسے کہیں نہ ملی۔ وہ ناکام ہو کر گواد وشال کے پاس آگیا۔ گواد وشال چبوترے پر بیٹھا تھا۔

"ماریا نہیں ملی ناں فلپ؟"

فلپ نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

"میں نے سارا جنگل چھان مارا ہے گوادوشال مگر ماریا کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ملا۔ اس کی سہیلی بھی کہیں نظر نہیں آئی"۔

گواد وشال نے کہا۔

"اس ملک میں اب ماریا تمہیں کہیں نہیں ملے گی"۔

فلپ اداس اور پریشان ہوگیا۔ اس نے کہا۔

"گواد وشال میں ماریا سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ وہ جہاں کہیں بھی ہو گی میں اسے تلاش کر کے رہوں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گوادوشال نے کہا۔

"اگر تم ماریا کو تلاش کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اپنے ملک یونان واپس چلے جاؤ۔ وہاں دیوی ڈیانا کے مندر میں جا کر عبادت کرو ہو سکتا ہے دیوی ڈیانا تمہاری کوئی مدد کر سکے"۔

فلپ نے گواد وشال کا شکریہ ادا کیا۔ تھوڑا سامان ساتھ لیا اور ٹیکسلا کی سرائے کی طرف چل دیا جہاں سے قافلے ملک یونان اور مصر کی طرف جاتے تھے۔ رات کو اسے ایک قافلہ مل گیا جس کے ساتھ فلپ یونان کی طرف روانہ ہو گیا"۔

دوسری طرف بدروح جولی سانگ ماریا کو لے کر قدیم مصر کے اہرام میں پہنچ گئی جہاں بدروحوں کی ملکہ کاؤ اپنے تابوت میں لیٹی اسکا انتظار کر رہی تھی۔ بدروح کاؤ نے محسوس کر لیا کہ جولی سانگ بدروح اپنے ساتھ ماریا کو لے کر آ گئی ہے۔ وہ تابوت سے باہر آ گئی اس کے سامنے بدروح جولی سانگ کھڑی تھی۔ اس کے پاؤں میں ماریا بے ہوش پڑی تھی۔

بدروح جولی سانگ نے کہا۔

"عظیم بدروح کاؤ تمہارے حکم پر عمل کرتے ہوئے

ماریا کو تمہارے پاس لے آئی ہوں"۔

بدروح کاؤ نے ماریا کو دیکھا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

" جولی سانگ تم نے میرے حکم کو پورا کر دیا میں تم سے خوش ہوں۔ اب تم اپنے اہرام میں جا کر اپنے تابوت میں آرام کرو۔ جب مجھے تمہاری ضرورت ہو گی میں تمہیں بلا لوں گی"۔

بدروح جولی سانگ نے جھک کر بدورح کاؤ کو سلام کیا اور وہاں سے نکل کر دوسرے چھوٹے اہرام میں آ گئی ۔ یہاں ایک کونے میں کالے رنگ کا شکستہ تابوت پڑا تھا۔ بدروح جولی سانگ تابوت میں لیٹ گئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

دوسری طرف بدروح کاؤ نے بے ہوش ماریا کو اپنے بازوؤں پر اٹھایا اور اہرام سے نکل کر پیچھے جو تالاب تھا وہاں آ کر رک گئی یہ وہی تالاب تھا جس میں اس نے عنبر تھیو سانگ اور کیٹی کو نمک کے پتلے بنا کر پھینک دیا تھا اور جو پانی میں گھل گئے تھے۔ صرف ان کے تین دل ہی باقی رہ گئے تھے جو پانی میں گھل نہیں سکے تھے اور جو تالاب کی تہہ میں ایک طرف ساتھ ساتھ پڑے تھے۔ بدروح کاؤ نے عنبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ تھیوسانگ اور جولی سانگ کیٹی کو پہلے ہی اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ صرف ماریا باقی رہ گئی تھی۔ اب وہ بھی اس کے قبضے میں آگئی تھی۔ کاؤ بد روح نے ماریا کے سینے پر پاؤں رکھ دیا اور اسے ذرا سا دبایا اس کے ساتھ ہی ماریا کا جسم کانپا اور وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی مگر اب وہ زندہ بے ہوش ماریا کی بجائے نمک کا پتلا بن چکی تھی۔ کاؤ بد روح نے ماریا کو تالاب میں پھینک دیا۔

تالاب کے پانی میں گرتے ہی ماریا کے نمکین پتھریلے جسم نے گھلنا شروع کر دیا گھلتے گھلتے اسکا سارا جسم پانی میں حل ہو گیا اب صرف اسکا دل باقی رہ گیا جو پانی میں حل نہ ہو سکا۔ ماریا کا دل پانی کی تہہ میں اتر گیا اور پھر وہاں سے اپنے آپ پھسلتا ہوا عنبر تھیو سانگ اور کیٹی کے تین دلوں کے ساتھ ہی جا کر رک گیا۔ اب اس تالاب میں عنبر تھیو سانگ کیٹی اور ماریا چار دوستوں کے صرف دل ہی ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر پڑے تھے اور ایک دوسرے سے بے خبر تھے۔

ناگ پال منتر

بدروح کاؤ نے عنبر ناگ ماریا کئی تھیوسانگ اور جولی سانگ ان سب کو اپنی طرف سے ختم کر دیا تھا۔ صرف جولی سانگ کو اس نے اپنی خدمت کے لئے بدروح کی شکل میں زندہ رکھا تھا اور اسے چھوٹے اہرام کے تالاب میں بند کر دیا تھا۔ بدروح کاؤ اب ساری دنیا کی بدروحوں کی ملکہ بن گئی تھی۔ مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ اسے بدروحوں کا دیوتا اپنے ہاتھ سے ہڈیوں کا تاج پہنائے چنانچہ بدروح کاؤ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور غائب ہو کر وہاں سے دور بھٹکتی روحوں کے ویران جنگل میں پہنچ گئی۔ اس جنگل میں کوئی درخت ہرا بھرا نہیں تھا۔ سارے کے سارے درخت سوکھے ہوئے تھے۔ کسی درخت پر کوئی پرندہ نہیں بیٹھتا تھا۔ زمین پر گھاس تک نہیں اگی ہوئی تھی۔ جگہ جگہ انسانی ڈھانچوں کی ہڈیاں بکھری پڑی تھیں۔ اس جنگل میں کبھی کوئی انسان نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہاں ایک بہت بڑا سیاہ محل تھا جس کی شکل انسانی کھوپڑی کی طرح تھی۔ اس کھوپڑی کی دونوں آنکھوں تک دو سیڑھیاں جاتی تھیں بدروح کاؤ اس ایک سیڑھی پر چڑھ کر کھوپڑی کی آنکھ میں داخل ہو گئی۔ دوسری طرف کھوپڑی محل کے اندر سرنگ تھی۔ اس سرنگ میں داخل ہوتے ہی کئی بدروحوں نے کاؤ کو ڈرانے کے لئے اپنی منحوس آوازیں نکالیں کسی کی آواز لومڑی ایسی تھی تو کوئی گیدڑ کی طرح چیخ رہی تھی۔

تین چار بدروحیں اپنے چمگادڑوں ایسے بازو پھیلائے بدروح کاؤ کی طرف لپکیں مگر کاؤ بھی بڑی بدروح تھی۔ وہ ذرا نہ گھبرائی اسے گھبرانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ سرنگ میں چلتی گئی۔ سرنگ آگے ایک بند دروازے پر جا کر ختم ہو گئی۔ وہاں ایک بدروح پہرہ دے رہی تھی جس کی ناک طوطے کی طرح تھی۔ کاؤ بدروح نے کہا۔

"دیوتا شومار سے کہو کہ بدروحوں کی ملکہ اس سے ملنا چاہتی ہے"۔

بدروح نے اندر جا کر دیوتا کو اطلاع کردی۔ دیوتا نے بدروح کاؤ کو اندر بلا لیا۔ بدروحوں کا دیوتا انسانی کھوپڑیوں کے ڈھیر پر بیٹھا تھا اور ایک مردے کا بازو کھا رہا تھا۔ یہ انتہائی مکروہ منظر تھا بدروح کاؤ کو یہ منظر ذرا برا نہ لگا۔ اس

نے جھک کر سلام کیا اور کہا۔

"دیوتا شومار میں نے تمہارے حکم کے مطابق تمہاری شرط کے مطابق عنبر ناگ ماریا تھیوسانگ کٹی اور اس کے باقی پرانے ساتھیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔ صرف جولی سانگ بدروح کی شکل میں باقی ہے اور ناگ سانپ کی شکل میں اس کے پیٹ میں ہے۔ اب تم اپنا وعدہ پورا کرو اور میرے سر پر بدروحوں کی ملکہ کا تاج رکھ دو"۔

"بدروح کاؤ جب تک تم ناگ کو ہلاک نہیں کر لیتی تم بدروحوں کی ملکہ نہیں بن سکتی ہو۔ جاؤ پہلے جا کر ناگ کے چار ٹکڑے کرو اس کے بعد میں اپنے ہاتھ سے تمہارے سر پر تاج رکھ دوں گا اور تم ساری دنیا کی بدروحوں کی ملکہ بن جاؤ گی"۔

بدورح کاؤ کہنے لگی۔

"د۔یوتا شومار کہیں تم پھر یہ تو نہیں کہو گے کہ جولی سانگ کو بھی میں ہلاک کروں"۔

دیوتا شومار بولا۔

"نہیں جولی بد روح کی شکل میں اپنے تابوت میں بند رہے گی۔ وہ ایک طرح سے زندہ مردہ ہے۔ تم صرف اس کے پیٹ سے ناگ سانپ کو نکال کر اسے ہلاک کر دو"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدروح کاؤ نے کہا۔

"میں ابھی ناگ کے چار ٹکڑے کر کے اسے تمہارے قدموں میں رکھ دیتی ہوں"۔

یہ کہہ کر بدروح کاؤ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ غائب ہو گئی اب ہم بدروح جولی سانگ کی طرف آتے ہیں۔ وہ قدیم مصر کے چھوٹے اہرام کے اندر تابوت میں لیٹی ہوئی تھی۔ ناگ بھی کالے سانپ کی شکل میں اس کے پیٹ میں سو رہا تھا۔اتنے میں ایک ڈاکو اہرام کے خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا۔ اس اہرام کے اندر ایک جگہ مصر کی ایک ملکہ کا خزانہ دفن تھا جسکی رکھوالی ایک ناگن کر رہی تھی۔ یہ ناگن کئی سو سال کے خزانے کے اوپر بیٹھی سو رہی تھی۔ اس پر ایسا طلسم کر دیا گیا تھا کہ جب کوئی خزانہ چرانے آتا تو وہ جاگ پڑتی تھی ڈاکو کو معلوم تھا کہ خزانہ کس جگہ دبایا ہوا ہے ڈاکو نے زمین کھود کر ہیرے جواہرات کے بھرے ہوئے مٹکے پر ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ شاہی ناگن کی آنکھ کھل گئی۔ شاہی ناگن نے ڈاکو کو ڈس لیا۔ ڈاکو وہیں گرا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ شاہی ناگن نے محسوس کیا کہ ناگ دیوتا کی خوشبو اسی اہرام سے آ رہی ہے ناگ دیوتا سب سانپوں کے لئے برابر دیوتا کا درجہ رکھتا تھا شاہی ناگن خزانے کے مٹکے سے نکل

آئی اور جدھر سے ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی تھی اس طرف رینگنے لگی۔

شاہی ناگن آخر بدروح جولی سانگ کے تابوت تک پہنچ گئی بدروح جولی سانگ اپنے تابوت میں بے ہوش پڑی تھی۔ وہ بدروح کاؤ کی وجہ سے بے ہوش تھی۔ شاہی ناگن بدروح جولی سانگ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ ناگ دیوتا کی خوشبو اسی عورت کے اندر سے آ رہی تھی۔شاہی ناگن نے بدروح جولی سانگ کے کھلے منہ پر اپنا منہ لے جا کر زبان نکال کر لہرائی۔ ناگ دیوتا کی خوشبو اس عورت یعنی بدروح جولی سانگ کے اندر سے آ رہی تھی۔

شاہی ناگن آہستہ سے بدروح جولی سانگ کے کھلے منہ میں داخل ہو گئی اور اس کے پیٹ میں پہنچ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ناگ دیوتا پیٹ کے اندر بے ہوش پڑا ہے۔ شاہی ناگن سمجھ گئی کہ کسی نے ناگ دیوتا پر طلسم کر کے اسے یہاں بند کر دیا ہے۔ شاہی ناگن نے ناگ کو اپنے منہ میں پکڑا اور اسے ساتھ لے کر بدروح جولی سانگ کے منہ میں سے نکال کر باہر لے آئی۔ جولی سانگ کے پیٹ سے ناگ دیوتا کو نکال کر شاہی ناگن اپنے خزانے کے مٹکے میں آ گئی۔ اس نے ناگ دیوتا کو مٹکے میں ایک طرف رکھ دیا اور اس پر ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاص طلسم کا ناگ پال منتر پڑھ کر پھونکا۔ اس منتر کی تاثیر اتنی تیز تھی کہ ناگ کے جسم پر جادو کا اثر ایک دم غائب ہو گیا۔ وہ اپنے ہوش میں آگیا اس کی ساری یادداشت بھی واپس آگئی۔ اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی پوری خوشبو بھی نکلنا شروع ہو گئی۔

شاہی ناگن نے اسے جھک کر سلام کیا اور بتایا کہ وہ اسے تابوت میں بے ہوش پڑی ایک عورت کے پیٹ سے نکال کر لائی ہے ناگ نے پوچھا۔

"وہ عورت کون ہے؟"

ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر بدروح کاؤ اہرام میں بدروح جولی سانگ کے تابوت کے پاس پہنچ گئی۔ وہ ناگ سانپ کے ٹکڑے کرنے آئی تھی۔ اس نے آتے ہی بدروح جولی سانگ کے پیٹ پر ہاتھ رکھا کہ اس کے اندر سے ناگ سانپ کو باہر نکالے۔ مگر اسے فوراً پتہ چل گیا کہ ناگ سانپ جولی سانگ کے پیٹ میں نہیں ہے اس نے بدروح جولی سانگ کو گردن سے پکڑ کر جھنجھوڑا بدروح جولی سانگ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ کاؤ بدروح نے پوچھا۔

"ناگ سانپ کہاں ہے؟"

بدروح جولی سانگ نے کہا۔

"عظیم کاؤ بدروح ناگ سانپ میرے پیٹ میں ہے"۔ اور جونہی جولی سانگ نے پیٹ پر ہاتھ رکھا اسے بھی پتہ چل گیا کہ سانپ اس کے پیٹ میں نہیں ہے۔ کاؤ بدروح نے چیخ ماری اور گرجی۔

"ناگ سانپ کو پکڑ کر لاؤ۔ اگر تم ناگ سانپ کو نہ لائیں تو میں تیرے ٹکڑے کر کے بدروحوں کے دیوتا شومار کے پاس لے جاؤں گی"۔

"عظیم کاؤ میں ابھی ناگ سانپ کو ڈھونڈ کر لاتی ہوں۔ وہ میری بے ہوشی میں میرے اندر سے نکل گیا ہوگا۔ وہ اس اہرام کے باہر کہیں ہوگا"۔

بدروح کاؤ نے چیخ کر کہا۔

"اگر شام سے پہلے پہلے تم نے ناگ سانپ کو میرے اہرام میں پیش نہ کیا تو میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی"۔

یہ کہہ کر بدروح کاؤ غائب ہو گئی۔ ان کی ساری باتیں خزانے کے مٹکے میں چھپے ہوئے ناگ نے اور شاہی ناگن نے سن لی تھیں جب کاؤ بدروح غائب ہو گئی تو ناگ نے شاہی ناگن سے کہا۔

"یہ آواز میری دوست جولی سانگ کی تھی۔ مگر میں سمجھ گیا ہوں کہ اس بدروح کاؤ نے جولی سانگ پر جادو کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے مجھے اس کے پیٹ میں قید کر رکھا تھا۔

شاہی ناگن نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا۔ میں اس بدروح کو جانتی ہوں یہ مصر کی قدیم بدروحوں کی ملکہ کاؤ بدروح ہے اس نے آپ کی بہن جولی سانگ پر جو طلسم کیا ہوا ہے اس کا توڑ میرے پاس بھی نہیں ہے"۔

ناگ نے پوچھا۔

"کیا اس طلسم کا توڑ یہاں کسی کے پاس بھی نہیں ہو گا؟"

شاہی ناگن کچھ سوچ کر کہنے لگی۔

لیکن سب سے پہلے ہمیں جولی سانگ کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کہاں جاتی ہے۔

ناگ بولا۔

"اس کو بدروح کاؤ نے مجھے ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ ضرور میری تلاش میں ہو گی"۔

شاہی ناگن نے کہا۔

"تو پھر ناگ دیوتا تم اسی مٹکے میں چھپے رہو۔ میں جا کر بدروح جولی سانگ کا پتہ کرتی ہوں"۔

ناگ کو خزانے کے مٹکے میں چھوڑ کر شاہی ناگن

اہرام سے باہر نکلی اس وقت شام ہو رہی تھی۔ ہلکا ہلکا اندھیرا پھیل رہا تھا۔ صحرا اور صحرائی ٹیلے شام کے اندھیرے میں گھل مل رہے تھے۔ شاہی ناگن نے بدروح جولی سانگ کو ایک ٹیلے کی طرف جاتے دیکھ لیا۔ وہ ناگ سانپ کی تلاش میں تھی۔ شاہی ناگن اس کے پیچھے پیچھے رہی۔ کافی دیر تک بدروح جولی سانگ ناگ سانپ کو تلاش کرتی رہی۔ جب اسے ناگ کہیں نہ ملا تو بڑے اہرام کی طرف چلی گئی۔

شاہی ناگن نے واپس آ کر ناگ کو سب کچھ بتا دیا۔

ناگ نے کہا۔

"میرے پاس میری پوری طاقت آ گئی ہے۔ میں اب اپنے آپ کو بدروح جولی سانگ سے بچا سکتا ہوں۔ لیکن تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا کہ جولی سانگ کا طلسم کیسے ٹوٹ سکتا ہے"۔

شاہی ناگن بولی۔

"اس کے لئے تمہیں کارنک کے شہر میں جانا ہو گا۔ یہ شہر یہاں سے ایک دن کے سفر پر ہے۔ اس شہر کے باہر نخلستان میں ایک خدا پرست شخص رہتا ہے۔ اس کا نام اپوار ہے۔ یہ بات وہ تمہیں بتائے گا کہ جولی سانگ کا طلسم کس طرح سے ٹوٹ سکتا ہے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ دیوتا نے کہا۔

"لیکن اس دوران اگر جولی سانگ کسی دوسرے ملک میں چلی گئی تو میں اسے کہاں تلاش کرتا پھروں گا؟"

شاہی ناگن بولی۔

"مگر اسکا انتظام میں کروں گی میں بدروح جولی سانگ تک کسی طرح یہ پیغام پہنچا دوں گی کہ ناگ شہر کارنک میں ہے۔

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آج ہی بلکہ اسی وقت کارنک شہر کی طرف روانہ ہو جاتا ہوں' تمہارا بہت بہت شکریہ"۔

شاہی ناگن کہنے لگی۔

"عظیم ناگ دیوتا کی خدمت کر کے ہم سب کو دلی خوشی ہوتی ہے"۔

ناگ اہرام سے باہر نکلا اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے اپنا سانس اندر کو کھینچا اور دوسرے لمحے وہ سیاہ عقاب بن کر فضا میں بلند ہوا اور بڑی تیز رفتاری سے کارنک شہر کی طرف اڑنے لگا۔ اس کے جانے کے بعد شاہی ناگن سیدھی اسی اہرام میں گئی جہاں تھوڑی دیر پہلے بدروح جولی سانگ داخل ہوئی تھی۔ شاہی ناگن کو ایک طاقت حاصل تھی

کہ وہ اپنا خیال دوسرے آدمی کے ذہن میں ڈال سکتی تھی۔

بدروح جولی سانگ اپنے تابوت کے پاس پریشان کھڑی تھی کہ شاہی ناگن وہاں رینگتی ہوئی آ گئی۔ بدروح جولی سانگ نے اسے دیکھا تو سمجھی کہ یہ ناگ سانپ ہے۔ مگر شاہی ناگن کا رنگ ہلکا سرخ تھا۔ عین اسی وقت شاہی ناگن نے پھن اٹھا کر بدروح جولی سانگ کی طرف دیکھا اور اس کے ذہن میں یہ خیال ڈال دیا کہ جس سانپ کی تم تلاش میں ہو وہ کارنک شہر کی طرف نکل گیا ہے۔

بدروح جولی سانگ نے یہ سنا تو پہلے تو اسے یقین نہ آیا مگر جب شاہی ناگن نے کہا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ جس سانپ کی تمہیں تلاش ہے وہ واقعی کارنک شہر کی طرف گیا ہے اس پر جولی سانگ نے سر ہلایا اور بولی۔

"مجھے تم پر یقین ہے ورنہ تم کبھی یہاں آ کر مجھے یہ بات نہ بتاتیں"۔

شاہی ناگن نے ذرا سا پھن جھکایا اور واپس چلی گئی۔

اسی وقت بدروح جولی سانگ نے اپنے حلق سے لومڑی کی آواز نکالی اور غائب ہو گئی۔ ایک سیکنڈ بعد وہ کارنک کے ایک سو ایک ستونوں والے مندر کے صحن میں کھڑی تھی۔

شام ہو رہی تھی اور مصری لوگ را دیوتا کی پوجا کرنے مندر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں داخل ہو رہے تھے۔ بدروح جولی سانگ مندر سے باہر آ گئی۔ اسے یقین تھا کہ ناگ سانپ کی شکل میں ہی کسی جگہ صحرا میں چھپا ہوا ہو گا۔ اگرچہ اسے تلاش کرنا مشکل تھا مگر بدروح جولی سانگ نے ایک ترکیب سوچی وہ ریت کے ایک ٹیلے کے پاس آ کر کھجوروں کے درخت کے نیچے آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے حلق سے ایک خاص آواز نکالی۔ اس آواز کو سن کر اس علاقے کی ایک بدروح فوراً اس کے پاس آ گئی نئی بدروح کے ماتھے پر سینگ نکلا ہوا تھا۔ سینگ والی بدروح نے جولی سانگ کو سلام کیا اور بولی۔

"میں تمہارے کس کام آ سکتی ہوں بہن؟"

بدروح جولی سانگ نے اسے ساری بات بیان کی اور کہا کہ میں ناگ سانپ کی تلاش میں ہوں جو ناگ دیوتا بھی ہے۔

یہ سن کر بدروح نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے ایک اژگر سانپ سے بات کرنی ہو گی میں اسے بلاتی ہوں"۔

سینگ والی بدروح نے اسی وقت اژگر سانپ کو بلا لیا اژگر سانپ کے سر پر بھی سینگ ابھرا ہوا تھا اس کو سینگ والی بدروح نے کہا۔

"مجھے ناگ دیوتا کی تلاش ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ناگ دیوتا کہاں پر ہے؟"

اژگر سانپ نے فضا کو سونگھا اور بولا۔

"مجھے دریا کنارے والے نخلستان کی طرف سے ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی ہے"۔

عین اس وقت ناگ عقاب کی شکل میں وہاں اترا ہی تھا۔ کیونکہ شاہی ناگن نے اسے اسی نخلستان میں خدا پرست اپوار سے ملنے کے لئے کہا تھا۔ سینگ والی بدروح نے اژگر سانپ سے کہا۔

"کیا تم اسے پہچان لو گے؟"

اژگر سانپ بولا۔

"کیوں نہیں ہمیں ناگ دیوتا کی خوشبو بتا دیتی ہے کہ یہی ناگ دیوتا ہے"۔

بدروح جولی سانگ بھی یہ سب کچھ سن رہی تھی اس نے اژگر سانپ سے کہا کہ میرے ساتھ دریا والے نخلستان پر چلو ہمیں ناگ دیوتا سے ضروری ملنا ہے۔

اژگر سانپ ان کے ساتھ ہو لیا۔ وہ تھوڑی دیر بعد نخلستان میں آ گئے اس وقت ناگ اپنے انسانی جسم میں واپس آ چکا تھا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ جولی سانگ بدروح بن چکی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ مگر جولی سانگ بدروح بننے کے بعد ناگ کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ناگ پر اسکا بھید کھل گیا ہے اور وہ اس کے قریب ہی نہیں آئے گا بلکہ اسے دیکھتے ہی فرار ہونے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ وہ پیچھے رہی مگر اس نے ناگ کو انسانی شکل میں دیکھا تو سینگ والی بدروح اور اژگر سانپ سے کہنے لگی۔

"تم اب واپس چلے جاؤ۔ میں نے ناگ دیوتا کو پہچان لیا ہے۔ اب میں خود ہی اس سے مل لوں گی"۔

بدروح جولی سانگ کو شک تھا کہ اژگر سانپ ناگ دیوتا کے خلاف کوئی کاروائی برداشت نہ کر سکے گا۔ چنانچہ بدروح جولی سانگ نے ان دونوں کو وہاں سے بھیج دیا۔ بدروح جولی سانگ ایک درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئی۔ وہ ناگ کو دیکھ رہی تھی جو اپنی اصلی انسانی شکل میں خدا پرست اپوار کے جھونپڑے کے باہر دوسرے چند ایک لوگوں کے ساتھ بیٹھا خدا پرست اپوار سے ملاقات کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ بدروح جولی سانگ اپنے ذہن میں ناگ کو قابو میں کرنے کی ترکیبوں پر غور کرنے لگی۔ اتنے میں جھونپڑی میں سے ایک خادم باہر نکلا اور وہ ناگ کو اپنے ساتھ جھونپڑی میں لے گیا۔

ناگ نے دیکھا کہ جھونپڑی کے اندر دیا روشن تھا ایک روشن روشن چہرے اور روشن پاکیزہ آنکھوں والا آدمی صف پر خاموش بیٹھا ہے یہ خدا پرست اپوار تھا اور شاہی ناگن نے ناگ کو اسی سے ملنے کے لئے کہا تھا۔

خدا پرست اپوار نے ناگ کی طرف اپنی روشن آنکھوں سے دیکھا اور پوچھا تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔

ناگ نے کہا۔

"محترم! میری ایک دوست جولی سانگ کو ایک خبیث عورت نے بدروح میں بدل دیا ہے وہ مجھے بھی نہیں پہچانتی۔ وہ ہماری دشمن ہو گئی ہے۔ کوئی ایسی دوا دیجئے کہ جس سے میری دوست جولی سانگ پھر سے اپنی اصلی حالت میں واپس آ جائے۔"

خدا پرست اپوار مسکرا کر کہنے لگا۔

"میرے پاس ایسی کوئی دوا نہیں ہے۔ میں خدا کا پرستار ہوں کوئی جادوگر نہیں ہوں۔ ہاں میں تمہارے لئے دعا کر سکتا ہوں۔ لیکن دعا کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی جولی سانگ کو اپنی اصلی حالت میں لانے کے لیے جدوجہد کرنی ہو گی۔

ناگ نے پوچھا۔

"حضور میں کیا جدوجہد کر سکتا ہوں۔ جولی سانگ تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بالکل بدل چکی ہے۔ وہ ایک بدروح بن گئی ہے"۔

خدا پرست اپوار نے کہا۔

"تم صبح میرے پاس آنا میں پھر تم سے بات کروں گا"۔

ناگ ادب سے سلام کر کے جھونپڑی سے باہر آگیا۔ درخت کے پیچھے بیٹھی بدروح جولی سانگ اسے دیکھ رہی تھی۔ مشکل یہ تھی کہ جب تک ناگ سانپ کی شکل نہ اختیار کرے وہ اسے پکڑ کر اپنے پیٹ میں نہیں ڈال سکتی تھی۔ ناگ نے ادھر ادھر دیکھا اور ایک ٹیلے کے پیچھے آگیا۔ بدروح جولی سانگ اسکا پیچھا کر رہی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ ہو سکتا ہے بدروح جولی سانگ اسکے پیچھے لگی ہو اور وہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ اس لئے وہ ایک دم سے عقاب کی شکل میں بدل گیا اور کھجور کے ایک درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا۔ وہ اسی جگہ رات گزارنا چاہتا تھا۔ بدروح جولی سانگ نے ناگ کو عقاب کی شکل بدلتے دیکھا مگر اس کے بعد رات کے اندھیرے میں اسے پتہ نہ چل سکا کہ ناگ کہاں گیا مگر بدروح جولی سانگ وہیں رہنا چاہتی تھی اسے معلوم تھا کہ ناگ وہیں کہیں چھپا ہوا ہو گا۔ چنانچہ وہ کارنک کے مندر میں آگئی اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئی۔

رات گزر گئی دن کا اجالا پھیلا تو دور سے شاہی گھوڑ سوار اپوار کے جھونپڑے کے باہر آئے۔ انہوں نے جھونپڑی کو گھیرے میں لے لیا۔ وہ خدا پرست اپوار کو فرعون کے حکم سے گرفتار کرنے آئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت وہاں فرعون کی حکومت تھی جو کافر اور بت پرست تھا اور را دیوتا کی پوجا کرتا تھا۔ بت پرستی سرکاری مذہب تھا۔ مگر خدا پرست اپوار بتوں کی پوجا نہیں کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ بت جھوٹے ہیں۔ وہ پتھر ہیں۔ عبادت کرنے کے لائق صرف خدا کی ذات ہے جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے فرعون کو خدا پرست اپوار کی سرگرمیوں کا علم تھا۔ چنانچہ اس نے اسے پکڑنے کے لئے اپنے فوجی بھیجے تھے۔

سپاہی جھونپڑی میں داخل ہو گئے اور اپوار کو پکڑ کر باہر لے آئے۔ ناگ عقاب کی شکل میں درخت پر بیٹھا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ فوجی جب خدا پرست اپوار کو لے کر فرعون کے محل کی طرف روانہ ہوئے تو ناگ بھی عقاب کی شکل میں ان کے ساتھ ساتھ چل پڑا۔ بدروح جولی سانگ کارنک کے مندر میں ہی ابھی تک بیٹھی تھی۔ اسے خبر نہ ہوئی کہ شاہی فوجی اپوار کو گرفتار کر کے لے گئے ہیں اور ناگ بھی عقاب کی شکل میں ان کے ساتھ ہی گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپاہی اپوار کو لے کر فرعون کے دربار میں آ گئے۔

ناگ بھی چھوٹے عقاب کی شکل میں دربار میں داخل ہو گیا اور چھت کے ساتھ ایک ستون کے شگاف میں بیٹھ گیا۔

فرعون شاہی لباس پہنے تخت پر بیٹھا تھا۔ سارے درباری ادب سے کھڑے تھے۔ خدا پرست اپوار زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ فرعون نے نفرت کی نگاہ اپوار پر ڈالی اور غضبناک آواز میں پوچھا۔

"اپوار کیا تم ہمارے دیوتا را کو خدا نہیں مانتے ہو؟"

خدا پرست اپوار کے چہرے پر کوئی پریشانی یا گھبراہٹ نہیں تھی اسکا چہرہ اسی طرح روشن اور پر سکون تھا اس نے کہا۔

"اے فرعون تمہارا دیوتا را خدا نہیں ہے۔ وہ ایک پتھر کا بت ہے جو تمہارے کاہن نے خود پتھر میں سے تراشا ہے وہ صرف پتھر ہے۔ خدا تو وہ ہے جو زمین و آسمان اور اس ساری کائنات کا مالک ہے وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے میں اسی ایک خدا کی عبادت کرتا ہوں"۔

فرعون غصے سے کانپنے لگا۔ اس نے گرج دار آواز میں کہا۔

"اپوار میں تمہیں ایک اور موقع دیتا ہوں۔ اپنے

خدا کو چھوڑ کر ہمارے خدا را کو تسلیم کر لو نہیں تو تمہیں ایسی سزا دی جائے گی کہ جس کو تمہاری اولادیں بھی یاد رکھیں گی"۔

خدا پرست اپوار نے اسی پر سکون آواز میں کہا۔

"اے فرعون تم میری کھال بھی کھینچ لو گے تو میں تیرے جھوٹے خدا کو تسلیم نہیں کروں گا اور اپنے ایک خدا کی عبادت کرتا رہوں گا"۔

فرعون غضبناک ہو کر تخت پر کھڑا ہو گیا اس نے بازو اٹھایا اور کہا۔

"میں حکم دیتا ہوں کہ اپوار کو زہریلے سانپوں کے غار میں پھینک کر غار کا منہ بند کر دیا جائے"۔

اسی وقت سپاہیوں نے خدا پرست اپوار کو دربار سے نکالا اور سانپوں کے غار کی طرف لے گئے ناگ بھی عقاب کی شکل میں ساتھ ساتھ تھا۔ سانپوں کا غار شاہی محل کے پیچھے ایک ٹیلے کے اندر خاص طور پر اسی لئے بنایا گیا تھا تاکہ سنگین مجرموں کو وہاں سزا دی جائے۔ ناگ نے فیصلہ سن لیا تھا۔ جب سپاہی سانپوں کے غار کے منہ پر پہنچے تو ناگ عقاب کی شکل میں غار کے اندر داخل ہو گیا۔ کسی نے ناگ کو غار کے اندر جاتے نہ دیکھا سپاہی اپوار کو لے کر غار کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منہ پر آ گئے پھر انہوں نے اپوار کو غار کے اندر دھکیل دیا اور غار کے منہ کو بھاری پتھر سے بند کر دیا۔

ناگ نے غار کے اندر جاتے ہی ناگ کی شکل اختیار کر لی تھی اس نے دیکھا کہ غار طرح طرح کے زہریلے سانپوں سے بھرا ہوا ہے ہر قسم کے سانپ دیواروں اور زمین پر رینگ رہے ہیں۔ ایک انسان کو غار میں داخل ہوتے دیکھ کر سارے سانپ پھنکارتے ہوئے اپوار کی طرف لپکے۔ اپوار دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا اس نے آنکھیں بند کر لیں اور خدا کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔

اس دوران سب سانپوں نے ناگ دیوتا کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا اور وہ وہیں رک گئے ناگ نے سانپوں کی آواز میں کہا۔

"میں ناگ دیوتا ہوں۔ خبردار اس آدمی کے قریب بھی مت جانا یہ خدا کا نیک بندہ ہے اور ایک خدا کی عبلوت کر رہا ہے"۔

سارے سانپ پیچھے ہٹ گئے اور ناگ دیوتا کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے اپنے پھن ناگ کے آگے جھکا دیئے۔ ایک نیلے سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کا آنا مبارک ہو۔ ہم تمہیں سلام

پیش کرتے ہیں اور اس شخص کو اپنی حفاظت میں لیتے ہیں۔ جو شخص ایک خدا کا پرستار ہو اور دل سے خدا کو ایک مانتا ہو اور نیک ہو ہم اسے کبھی نہیں ڈستے اور اب تو آپ نے بھی حکم دے دیا ہے۔ ہم اس شخص کو ہرگز نہیں کاٹیں گے"۔

ناگ نے کہا۔

"تم سب غار کے پیچھے چلے جاؤ"۔

سارے سانپ پیچھے جا کر اپنے اپنے اندھیرے بلوں میں چھپ گئے۔ وہاں صرف ناگ ہی رہ گیا جو ابھی تک سانپ کی شکل میں تھا۔ اس نے دیکھا کہ خدا پرست اپوار خدا کی عبادت میں مصروف تھا۔ ناگ نے انسانی شکل بدلی اور اپوار کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا۔ اپوار نے آنکھیں کھول کر ناگ کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔

"ناگ میں جانتا ہوں تم ناگ دیوتا ہو یہ راز میں اس وقت بھی جانتا تھا جب تم میری جھونپڑی میں آئے تھے۔ تم نے خدا کے حکم سے سانپوں کو مجھ سے دور کر دیا۔ میں خدا کا شکر اور تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ناگ بولا۔

"حضور میں جانتا ہوں کہ آپ دلوں کے حال جانتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ اگر میں یہاں نہ بھی ہوتا تب بھی خدا کے حکم سے کوئی سانپ آپ کو نہیں ڈس سکتا تھا"۔

خدا پرست اپوار نے کہا۔

"پھر بھی میں تمہارا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں"۔

اس کے بعد خدا پرست اپوار نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ناگن مُنہ میں اُتر گئی

تھوڑی دیر بعد خدا پرست اپوار نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے ناگ کی طرف دیکھا اور پرسکون آواز میں کہا۔

"ناگ! جولی سانگ ایک بدروح کی شکل میں اس وقت کارنگ کے مندر میں بیٹھی ہے۔ اسے تمہاری تلاش ہے۔ جونہی تم نے سانپ کی شکل بدلی وہ تم پر حملہ کر کے تمہیں ہلاک کر ڈالے گی۔ کیونکہ بدروح کاؤ نے اسے یہی حکم دیا ہے"۔

ناگ بولا۔

"میں وہی کروں گا جو آپ مجھے حکم دیں گے"۔

خدا پرست اپوار نے نرم آواز میں کہا۔

"خدا نے تمہاری دعا سن لی ہے ناگ! تم جولی سانگ کے پاس جاؤ۔ اس پر سے بدروح کاؤ کا منحوس سایہ اتر گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ کیا تمہیں اس کی خوشبو نہیں آ رہی ہے"۔

ناگ نے فضا کو سونگھا۔ فضا میں سے اچانک جولی سانگ کی خوشبو آنے لگی تھی۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"محترم آپ کا شکریہ! واقعی جولی سانگ کی خوشبو آ رہی ہے"۔

خدا پرست اپوار نے کہا۔

"میرا نہیں خدا کا شکر ادا کرو"۔

ناگ بولا

"حضور! آپ بھی میرے ساتھ یہاں سے باہر نکل چلیں"۔

خدا پرست اپوار نے کہا۔

"میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ تم جاؤ میں جہاں بھی ہوں خوش ہوں"۔

خدا پرست اپوار نے ناگ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے جانے کا حکم دیا۔ اسی وقت غار کا پتھر اپنے آپ پیچھے گر پڑا۔ ناگ غار سے باہر نکل آیا۔ غار کے باہر ابھی تک فرعون کے چار سپاہی وہاں کھڑے پہرہ دے رہے تھے کہ خدا پرست اپوار کہیں باہر نہ نکل آئے۔ سپاہیوں نے ایک نوجوان کو غار سے باہر نکلتے دیکھا تو نیزے لئے اس کی طرف بڑھے۔

ناگ وہیں رک گیا۔ اس نے ایک دم زور سے سانس کھینچ لیا اور سپاہیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اصل میں ناگ غائب نہیں ہوا تھا بلکہ ایک سیاہ سانپ بن کر ایک درخت کے پیچھے چلا گیا تھا۔ سپاہی پہلے تو حیران ہوئے پھر جلدی سے غار کے منہ پر پتھر دوبارہ رکھنے لگے۔ ناگ نے غار کے اندر چھپے ہوئے سانپوں کو آواز دے کر حکم دیا۔

"غار سے باہر نکلو اور ان سپاہیوں کو ان کے ظلم کا سبق سکھاؤ"۔

سپاہیوں کو غار کے اندر سے سانپوں کے پھنکارنے کی آوازیں سنائی دیں وہ یہ سمجھے کہ سانپ خدا پرست اپوار کو ڈس رہے ہیں۔ مگر اتنے میں سانپ غار سے باہر نکلنے لگے۔ سینکڑوں سانپ غار سے باہر نکل آئے۔ سپاہی ڈر کر بھاگے۔ مگر وہ اتنے ڈھیر سارے سانپوں سے بھاگ کر بھلا کہاں جا سکتے تھے۔ سانپوں نے چند قدم پر ہی سپاہیوں کو پکڑ لیا اور ایک ایک سپاہی کے جسم سے پچاس پچاس سانپ چمٹ گئے اور انہیں کاٹنے لگے۔ ایک ایک سپاہی کو جب پچاس پچاس سانپوں نے ڈسا تو ہر سپاہی کا جسم زہر کے اثر سے پھٹ گیا۔

ناگ نے سانپوں کو واپس غار میں جا کر خدا پرست اپوار کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور خود کارنک کے مندر کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف اڑ گیا۔ دوسری طرف بدروح جولی سانگ ناگ سانپ کو قتل کرنے کی ترکیبیں سوچ رہی تھی کہ اچانک اس کے سر پر سے جیسے آگ کا ایک شعلہ سا اڑ کر فضا میں گم ہو گیا۔ جولی سانگ کے سر پر سے بدروح بھسم ہو کر فضا میں راکھ بن گئی تھی۔ جولی سانگ اپنے ہوش و حواس میں آ گئی۔ وہ حیران ہوئی کہ کہاں بیٹھی ہے۔ اچانک اسے ناگ کی خوشبو آنے لگی۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اتنے میں ناگ بھی انسانی شکل میں اس کے پاس پہنچ گیا۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ سب سے زیادہ خوشی ناگ کو ہوئی تھی کہ جولی سانگ پر سے بدروح کا سایہ اٹھ گیا تھا۔ ناگ نے جولی سانگ سے بدروح کے بارے میں ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ ویسے بھی جولی سانگ کو بدروح کے زمانے کا کوئی واقعہ یاد نہیں تھا۔ اس نے ناگ سے ملتے ہی کہا۔

"ناگ بھیا! میں کہاں آ گئی ہوں؟ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں پہلے کہاں تھی"۔

ناگ مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہم دونوں کی ملاقات ہو گئی اب ہم عنبر ماریا تھیوسانگ اور کیٹی کو بھی تلاش کر لیں گے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"مگر ہم تو قدیم مصر کے زمانے میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ کارنک کے مشہور مندر ہیں"۔

ناگ نے کہا۔

"ہمارا قدیم زمانے میں پہنچنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بہرحال اب ہمیں اپنے دوستوں کو تلاش کرنا ہو گا"۔

جولی سانگ اور ناگ کارنک کے مندر سے باہر نکل آئے۔ ناگ اسے ساتھ لے کر فرعون کے محل کے پیچھے سانپوں کے غار میں آ گیا۔ یہاں چاروں سپاہیوں کی پھٹی ہوئی لاشیں پڑی تھیں۔ جولی سانگ نے تعجب سے پوچھا۔

"ان کو تو سانپوں نے ڈسا ہے؟ یہ کیا بات ہوئی ہے ناگ"؟

ناگ نے کہا۔

"تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ پہلے مجھے اس غار میں جا کر ایک بزرگ سے ملاقات کرنے دو وہ بزرگ بڑے خدا پرست ہیں۔ وہ ہمیں عنبر تھیوسانگ ماریا اور کیٹی کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور بتا دیں گے"۔

ناگ نے جولی سانگ کو غار کے باہر چھوڑا اور خود غار کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران سا ہوا کہ غار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بالکل خالی تھا۔ خدا پرست بزرگ اپوار وہاں پر نہیں تھے۔ ناگ نے فوراً سانپوں کو بلا لیا۔ اس نے نیلے سانپ سے پوچھا۔

"یہاں جو خدا پرست بزرگ تھے وہ کہاں چلے گئے؟"

نیلے سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! وہ یہاں زمین پر بیٹھے خدا کی عبادت کر رہے تھے۔ ہم سب ان کے گرد گھیرا ڈالے ان کی حفاظت کر رہے تھے کہ اچانک بزرگ غائب ہو گئے۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں"۔

ناگ سمجھ گیا کہ اب اس بزرگ کا ملنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس شہر کے کافروں کی بدقسمتی ہے کہ ان کے درمیان سے ان کو خدا سے روشناس کرانے والا چلا گیا تھا۔ ناگ غار سے باہر آگیا۔ اس نے جولی سانگ سے کہا۔

"وہ بزرگ غار میں نہیں ہیں۔ یہاں قریب ہی ایک نخلستان میں ان کا جھونپڑا ہے۔ چلو ان کو وہاں چل کر دیکھتے ہیں"۔

وہ نخلستان میں آ گئے۔ ان کا جھونپڑا خالی تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ خدا پرست اپوار کو تو فرعون کے حکم سے سانپوں کے غار میں بند کر دیا گیا ہے وہ یہاں نہیں ہیں۔ لوگ

سوگوار تھے۔ اتنے میں فرعون کے سپاہی گھوڑے دوڑاتے وہاں آ گئے۔ سپاہیوں نے خدا پرست کے مریدوں پر ہنٹر برسانے شروع کر دیئے۔ لوگ بے چارے خوف کے مارے وہاں سے بھاگ گئے۔ ایک سپاہی ناگ اور جولی سانگ کی طرف بھی آیا۔ اس نے جولی سانگ پر ہنٹر مارا تو اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کس پر ہنٹر برسانے لگا ہے۔ جولی سانگ نے ہنٹر کو پکڑ کر ایک جھٹکا دیا تو سپاہی گھوڑے سمیت زمین پر گر پڑا۔ جولی سانگ نے سپاہی کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور اتنی زور سے زمین پر اسے پٹخ دیا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ کچھ سپاہی بھاگ گئے۔ ایک سپاہی نے جولی سانگ پر تیر چلا دیا۔ تیر جولی سانگ کے سینے میں کھب گیا۔

جولی سانگ نے تیر کو سینے سے کھینچ کر باہر نکال دیا۔ سپاہی یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ جولی سانگ کے سینے سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا تھا۔ اتنی دیر میں ناگ نے پھنکار ماری اور اڑنے والا سانپ بن کر سپاہی کی گردن پر ڈس دیا۔ سپاہی چیخ مار کر گھوڑے پر سے نیچے گرا اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آگیا۔ اس نے جولی سانگ سے کہا۔

"ان کو ان کے ظلم کی سزا مل گئی ہے۔ چلو اب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہاں سے چلتے ہیں"۔

ناگ اور جولی سانگ نخلستان سے نکل کر کارنک شہر میں آ گئے۔ یہاں وہ کنوئیں کے پاس بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ اب انہیں کیا کرنا چاہیے۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"یہاں عنبر سانگ ماریا اور کیٹی میں سے کسی ایک کی بھی خوشبو نہیں آ رہی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس شہر میں نہیں ہیں۔ تو چلو مصر کے دارالحکومت میں چلتے ہیں۔ شاید وہاں اپنے دوستوں کا کچھ سراغ مل جائے"۔

ناگ نے بھی یہی مناسب سمجھا۔ چنانچہ وہ ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو کر قعس کے شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ عقس کے شہر میں فرعونوں کے محل تھے اور اسی ایک محل کے پیچھے پرانا تالاب تھا جس میں بدروح کاؤ نے عنبر، سانگ کیٹی اور ماریا کو نمک کے پتلے بنا کر گرا دیا تھا اور جس کی تہہ میں ان چاروں کے دل ایک دوسرے کے ساتھ ابھی تک پڑے ہوئے تھے۔

شہر پہنچتے ہی جولی سانگ اور ناگ نے فضا کو سونگھا۔ وہاں بھی عنبر، سانگ کیٹی اور ماریا میں سے کسی کی خوشبو نہیں تھی۔ ناگ نے کہا۔

"ہمارے ساتھیوں کی خوشبو یہاں بھی نہیں ہے۔ لیکن

ہمیں یہاں رہ کر انہیں تلاش کرنے کی کوشش ضرور کرنی ہو گی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کسی جادو کے اثر میں کسی جگہ قید ہوں"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"ہم اس مسافر خانے میں ٹھہر جاتے ہیں"۔

ناگ بولا۔

"اتفاق سے میرے پاس کوئی رقم نہیں ہے اور مسافر خانے میں ٹھہرنے کے لئے پیسوں کی ضرورت ہو گی"۔

جولی سانگ مسکرائی اور بولی۔

"تمہارے لئے پیسہ پیدا کرنا کونسی مشکل بات ہے تم کسی بھی سانپ کو حکم دے سکتے ہو کہ وہ کسی زیر زمین خزانے سے ہمارے لئے کوئی ہیرا یا قیمتی موتی نکال لائے"۔

ناگ نے کہا۔

"ہاں یہی کرنا پڑے گا۔ تم مسافر خانے میں ہی ٹھہرو۔ میں کسی اہرام کے پاس جا کر کسی سانپ کو بلاتا ہوں"۔

اچانک ناگ کو شاہی ناگن کا خیال آ گیا کہ وہ اسی شہر کے ایک اہرام میں خزانے کے ایک مٹکے میں رہتی ہے۔ ناگ نے جولی سانگ کو شاہی ناگن کے بارے میں کچھ نہ بتایا اور اکیلا ہی شاہی ناگن والے اہرام کی طرف روانہ ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوپہر کا وقت تھا۔ گرمی بڑی سخت پڑ رہی تھی۔ سارا صحرا خاموش اور ویران تھا۔ اہرام کے پاس بھی کوئی نہیں تھا۔ ناگ اہرام میں داخل ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ خزانہ کہاں دفن ہے۔ وہ اہرام کی ٹھنڈی تاریک سرنگ میں سے گزر کر خزانے والی جگہ پر آ گیا۔ اس نے شاہی ناگن کو سانپ کی زبان میں پکارا۔ شاہی ناگن فوراً خزانے کے مٹکے میں سے باہر نکل آئی۔ اس نے ناگ سے جولی سانگ کے بارے میں پوچھا۔ ناگ نے اسے بتایا کہ جولی سانگ کی بدروح بھسم ہو گئی ہے اور اب وہ بالکل اپنی اصلی حالت میں واپس آ گئی ہے اور شہر کے مسافر خانے میں بیٹھی ہے۔

شاہی ناگن نے کہا۔

"تمہیں اسے اس طرح اکیلی چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا۔ تم بدروح ملکہ کاؤ کی طاقت سے واقف نہیں ہو۔ وہ جولی سانگ پر دوبارہ حملہ کر کے اسے بدروح بنا سکتی ہے"۔

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب بدروح ملکہ کاؤ ایسا نہ کر سکے گی۔ بہرحال میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ مجھے کوئی قیمتی ہیرا دے دو۔ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں"۔

شاہی ناگن نے کہا۔

"سارا خزانہ حاضر ہے جو چاہیے' جتنا چاہئے اٹھا کر لے جاؤ۔ یہ سب تمہارا ہی ہے۔ تم ناگ دیوتا ہو"۔

ناگ نے ایک قیمتی ہیرا لے لیا۔ شاہی ناگن کا شکریہ ادا کیا اور مسافر خانے میں آ گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ جولی سانگ وہاں پر موجود تھی۔ دونوں شہر کے صرافہ بازار میں گئے۔ ایک جوہری کے پاس ہیرے کو فروخت کر کے سونے کے کچھ سکے حاصل کئے اور مسافر خانے میں آ کر ٹھہر گئے۔ تین دن تک انہوں نے وہاں اپنے دوستوں کو تلاش کیا مگر ناکام رہے۔ تب جولی سانگ نے کہا۔

"ناگ! میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے ملک یونان کی طرف چلنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے وہاں عنبر سانگ کیٹی اور ماریا کا کچھ سراغ مل جائے"۔

چنانچہ دوسرے دن وہ ایک بادبانی جہاز میں سوار ہو کر ملک یونان کے شہر ایتھنز کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے مصر سے روانہ ہونے کے ایک دن بعد بدروح کاؤ اپنے اہرام میں واپس آئی۔ وہ بدروحوں کے دیوتا کے پاس ضروری مشورے کے لئے گئی ہوئی تھی۔ واپس آتے ہی وہ سیدھی اس چھوٹے اہرام میں آئی جہاں وہ بدروح جولی سانگ کو چھوڑ گئی تھی۔ کیا دیکھتی ہے کہ تالاب خالی پڑا ہے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدروح جولی سانگ غائب ہے۔ وہ سخت غصے میں تھی کہ اچانک چھت پر سے راکھ کی ایک پوٹلی اس کے قدموں میں گر پڑی۔ بدروح کاؤ نے پوٹلی کو اٹھایا تو اس میں سے جلی ہوئی راکھ نیچے گرنے لگی۔ ساتھ ہی آواز آئی۔

"بدروح کاؤ! میں جولی سانگ کی بدروح ہوں۔ جولی سانگ نے مجھے جلا کر راکھ کر دیا ہے اور خود آزاد ہو گئی ہے۔ میں اب تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی"۔

بدروح کاؤ تو غصے سے تھر تھر کانپنے لگی۔ اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"جولی سانگ کہاں ہے"؟

بدروح کی راکھ میں سے آواز آئی۔

"کاؤ! میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں ختم ہو گئی ہوں۔ میں ختم ہو رہی ہو آہ میں ختم ہو رہی ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی راکھ پوٹلی سمیت غائب ہو گئی۔

بدروح کاؤ کی آنکھوں سے شعلے برسنے لگے۔ اس کا بدروحوں کی ملکہ بننے کا خواب ادھورا رہ گیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ جولی سانگ بلکہ ناگ بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ اب ان دونوں کو ڈھونڈھ کر انہیں بدروحوں میں تبدیل کرنا

سخت مشکل کام تھا کیونکہ ناگ اور جولی سانگ کی طاقتیں واپس آ گئی تھیں اور ان پر بدروح کاؤ کے طلسم کا اثر مشکل ہی سے ہوتا۔ مگر بدروح کاؤ نے بدروحوں کی ملکہ بننے کا پکا ارادہ کر رکھا تھا۔ اس نے غصے سے کہا۔

"چاہے میں بھی جل کر راکھ ہو جاؤں لیکن میں ناگ اور جولی سانگ کو ضرور اپنے قبضے میں کر کے ان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں گی"۔

وہ اہرام سے باہر نکل آئی۔ باہر دھوپ چاروں طرف آگ برسا رہی تھی۔ اہرام مصر میں بڑے بڑے پتھر آگ میں تپ رہے تھے۔ اگرچہ بدروح کاؤ کو دھوپ اور تپش کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ بدروح کاؤ یہاں سے اپنے اہرام میں آ گئی۔ اس نے آگ جلا کر اوپر کڑاہی رکھی۔ اس میں تیل ڈال کر گرم کیا۔ پھر تھوڑا سا تیل نکال کر اپنے ماتھے پر منتر پڑھ کر لگا لیا۔ اس تیل کے ماتھے پر لگاتے ہی بدروح کاؤ ایک خوبصورت عورت میں تبدیل ہو گئی جس نے اعلیٰ کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ اپنے آپ کو اس حلیے میں دیکھ کر بڑی خوش ہوئی۔ اپنے آپ سے کہنے لگی۔

"کاؤ! تو انسانوں کی جون میں آ گئی ہے اور ایک خوبصورت عورت بن گئی ہے اب تم آسانی سے جولی سانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ناگ کو پکڑ سکو گی۔ مگر پہلے یہ پتہ چل جانا چاہیے کہ یہ لوگ کہاں ہیں"۔

اس کے ساتھ ہی بدروح کاؤ نے ایک اور منتر پڑھ کر کڑاہی کے تیل پر پھونکا اور ساتھ ہی جھک کر کڑاہی کے تیل کو دیکھنے لگی۔ تیل میں اسے ناگ اور جولی سانگ ایک بحری جہاز میں سفر کرتے نظر آئے۔ بدروح کاؤ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اس نے چٹکی بجائی اور غائب ہو گئی۔ ایک سیکنڈ بعد وہ اسی بادبانی جہاز پر پہنچ گئی۔ جس جہاز پر جولی سانگ اور ناگ یونان کی طرف سفر کر رہے تھے۔ بدروح کاؤ یونان کی امیر زادی کے لباس میں تھی۔ وہ جہاز کے جنگلے کے پاس کھڑی تھی۔ اس نے دیکھا کہ جہاز کے کونے میں ناگ اور جولی سانگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کاؤ جانتی تھی کہ وہ اس وقت تک ناگ کو اپنے قبضے میں کر کے قتل نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ سانپ کی شکل اختیار نہیں کرتا اور جولی سانگ کو اس وقت تک بدروح نہیں بنا سکتی جب تک کہ جولی سانگ بے ہوش نہیں ہو جاتی۔ جولی سانگ کو بے ہوشی کی حالت میں ہی کاؤ اس کو بدروح میں بدل سکتی تھی۔ کاؤ بدروح امیر زادیوں کے لباس میں ٹہلتی ہوئی ناگ اور جولی سانگ کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی اور سمندر کی لہروں کو تکنے

لگی۔ بادبانی جہاز سمندر کی پرسکون لہروں پر بڑے آرام سے یونان کی بندرگاہ ایتھنز کی طرف چلا جا رہا تھا۔ بدروح کاؤ ایک خوبصورت عورت کی شکل میں تھی اس لئے ناگ اور جولی سانگ اسے نہ پہچان سکے۔ انہوں نے بدروح کاؤ کو دیکھا تو یہی سمجھے کہ کوئی امیر عورت ہے جو دوسرے مسافروں کے ساتھ جہاز پر سفر کر رہی ہے۔ وہ اپنی باتیں کرتے رہے۔ بدروح کاؤ نے جولی سانگ کی طرف دیکھا اور مسکرا کر بولی۔

"کیا تم لوگ بھی ایتھنز جا رہے ہو"؟

جولی سانگ نے بھی مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں! ہم بھی ایتھنز جا رہے ہیں"

بدروح کاؤ ان کے پاس آ گئی۔

"میں بھی ایتھنز جا رہی ہوں۔ میں مصر کی امیرزادی ہوں۔ میرا نام شکالی ہے"۔

"میرا نام جولی ہے۔ یہ میرا بھائی ناگ ہے"۔

بدروح کاؤ مسکرا کر کہنے لگی۔

"ناگ! عجیب سا نام ہے۔ ایسا نام تو ملک ہند میں لوگ رکھا کرتے ہیں"۔

ناگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ملک ہند میں پیدا ہوا تھا۔ مگر میرا باپ مصر کا رہنے والا تھا"۔

بدروح کاؤ ان کے پاس بیٹھ گئی اور بولی۔

"میں پہلے کبھی یونان نہیں گئی۔ میں سیر کی غرض سے اکیلی ہی جا رہی ہوں۔ خیال ہے کہ یونان میں کوئی غلام یا کنیز اپنی خدمت کے لئے خرید لوں گی۔ تم لوگ کہاں ٹھہرو گے"؟

ناگ نے بے پروائی سے کہا۔

"کچھ پتہ نہیں"۔

ناگ اس عورت سے زیادہ باتیں نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جولی سانگ بھی خاموش رہی۔ انہوں نے کبھی کسی اجنبی سے تعلقات نہیں بڑھائے تھے۔ مگر بدروح کاؤ تو انہیں قتل کرنے کا خطرناک منصوبہ دل میں لے کر ان کا تعاقب کر رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"میں ایتھنز میں کوئی حویلی لے کر ٹھہروں گی۔ اگر تم پسند کرو تو میرے پاس ٹھہر سکتے ہو"۔

جولی سانگ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ایک بھائی کے پاس ٹھہریں گے۔ بدروح کاؤ جانتی تھی کہ ایتھنز میں ان کا کوئی بھائی نہیں ہے اور وہ اپنے دوستوں یعنی

عنبر تھیو سانگ ماریا اور کیٹی کی تلاش میں جا رہے ہیں جنہیں اپنے خیال میں بدروح کاؤ ہمیشہ کے لئے ختم کر چکی تھی۔

بدروح کاؤ مسکرا کر اٹھی اور بولی۔

"خدا حافظ"۔

اور وہ جہاز کی دوسری طرف چل دی۔ اس کے جانے کے بعد ناگ نے کہا۔

"مجھے یہ کوئی پراسرار عورت لگتی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"پراسرار ہے تو ہمیں اس سے کیا لینا دینا ہے اور ہمارا کیا بگاڑ لے گی"۔

ناگ نے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جولی۔ ہمیں ہر کسی سے ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیے۔ کسی کی سازش بھی کامیاب ہو سکتی ہے اور اپنی کسی غلطی سے ہم اس کی سازش میں پھنس سکتے ہیں"۔

جولی سانگ بولی۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہم اس عورت سے دوبارہ بات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں کریں گے"۔

بادبانی جہاز سمندر میں سفر کرتا رہا۔

اب ہم ملک یونان میں ماریا کے ساتھ شادی کرنے کے خواہشمند یونانی خوبصورت نوجوان فلپ کی طرف چلتے ہیں جو ٹیکسلا سے اپنے وطن یونان کے شہر ایتھنز کی طرف گور داشال کی ہدایت پر روانہ ہوا تھا کہ وہاں دیوی ڈیان نام کے مندر سے کوئی مشورہ حاصل کر سکے۔ وہاں یہ ہوتا تھا کہ پورے چاند کی رات کو لوگ دیوی ڈیانا کے بت پر پھولوں کے ہار ڈالتے اور پھر کسی خواہش کا اظہار کرتے۔ دیوی ڈیانا اگر ان پر خوش ہو جاتی تو ان کے دل میں ان کے سوال کا جواب ڈال دیتی تھی۔ اصل میں کوئی بھی پتھر کی مورتی کبھی نہیں بول سکتی۔ لوگ اپنے عقیدے کی اپنے دل کی آواز کو دیوی ڈیانا کی آواز سمجھ لیتے تھے۔ مگر یہ قدیم زمانہ تھا اور دنیا ابھی توہمات اور شرک اور بت پرستی اور جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی۔ ابھی اس تاریکی میں اسلام اور قرآن کا اجالا نہیں پھیلا تھا۔ کیونکہ جب اسلام آیا اور قرآن کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی تو پھر لوگ بتوں کی پوجا چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کرنے لگے اور قرآن نے انہیں ہدایت کی کہ دنیا میں انسان اپنی محنت اور جدوجہد ہی

سے کوئی مقصد حاصل کر سکتا ہے اور بت کسی کو کچھ نہیں دیتے۔ پھر لوگوں نے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ مسجدوں میں اللہ اکبر کی صدائیں گونج اٹھیں اور ہر طرف اسلام کا نور پھیل گیا۔ لیکن ہم اسلام سے بہت پہلے کے زمانے کی بات کر رہے ہیں جب ہر طرف جہالت کی تاریکیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

چنانچہ یونانی نوجوان فلپ ایتھنز پہنچتے ہی سیدھا ڈیانا کے مندر میں آگیا۔ وہ پورے چاند کی رات تھی۔ اس نے دیوی ڈیانا کے بت پر پھولوں کی مالا چڑھائی اور بولا۔

دیوی! میں ماریا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ میری ہونے والی بیوی ماریا کہاں ہے"۔

دیوی کا پتھر کا بت خاموش تھا۔ مگر فلپ کے اپنے دل نے اس کے سوال کا جواب دے دیا۔ اس کے دل میں جیسے یہ خیال پیدا ہوا کہ ماریا یونان میں نہیں ہے۔ فلپ مندر سے واپس آگیا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ ماریا یونان میں کہیں نہیں ہے۔ تو پھر وہ کہاں ہے؟ اس کا جواب اسے مندر کی دیوی ڈیانا نے نہیں دیا تھا۔ فلپ اداس ہو کر اپنے مکان میں آگیا۔ یہ فلپ کے ماں باپ کا مکان تھا۔ فلپ کے ماں باپ وفات پا چکے تھے۔ وہ اس مکان میں اکیلا تھا۔ مکان شہر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہر ایک پہاڑی کی ڈھلان پر بنا ہوا تھا۔ جس کے آگے باغ تھا۔ باغ میں اپالو دیوتا کا مجسمہ لگا ہوا تھا۔ فلپ نے سوچا کہ وہ اگلے چاند کی رات کو ایک بار پھر دیوی ڈیانا سے پوچھے گا کہ ماریا کہاں ہے؟

دوسری طرف ناگ اور جولی سانگ کا جہاز یونان کی بندرگاہ ایتھنز پہنچ گیا۔ بدروح کاؤ بھی امیرزادی کی شکل میں جہاز سے اتری اور ناگ جولی سانگ سے کہا کہ تم میرے مکان پر چلے چلو۔ ناگ جولی سانگ نے کہا کہ ہم مسافر خانے میں ٹھہریں گے اور وہ مسافر خانے کی طرف چل دیئے۔ بدروح کاؤ چھپ کر ان کا پیچھا کرتی رہی۔ اس نے دیکھا کہ ناگ اور جولی سانگ مسافر خانے میں ہی ٹھہرے تھے۔ بدروح کاؤ نے قریب ہی ایک مکان کرائے پر لے لیا۔ مکان کی کھڑکی سے مسافر خانہ سامنے نظر آتا تھا۔

ناگ اور جولی سانگ اپنے ساتھیوں کی تلاش میں نکل گئے۔ وہ دن بھر شہر کے بازاروں اور باغوں میں پھرتے رہے۔ انہیں اپنے ساتھیوں کا کوئی سراغ نہ ملا۔ شام کے وقت ناگ اور جولی سانگ واپس مسافر خانے کی طرف آ رہے تھے کہ اچانک سامنے فلپ آتا دکھائی دیا۔ جولی سانگ نے اسے پہچان لیا۔ فلپ نے بھی جولی سانگ کو پہچان لیا۔

کیونکہ اس نے جولی سانگ کو گرو وشال کے جھونپڑے میں دیکھا تھا۔ وہ جولی سانگ سے مل کر بولا۔

"بہن جولی سانگ تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی یہ بتاؤ کہ ماریا کہاں ہے؟ میں اس کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ ندی پر نہانے گئی تھی پھر تم دونوں کا کچھ پتہ نہیں چلا"۔

تب جولی سانگ نے فلپ کو ساری بات بتا دی کہ میں اس وقت بدروح تھی۔ مجھ پر بدروح کاؤ کا جادو ہو گیا تھا۔

"میں نے اسے بدروح کاؤ کے پاس پہنچا دیا تھا۔ اس کے بعد مجھے کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی۔ یہ میرا دوست اور بھائی ناگ ہے۔ ہم خود ماریا اور اپنے دوسرے ساتھیوں کی تلاش میں ہیں"۔

جولی سانگ نے فلپ کا ناگ سے تعارف کروایا۔

ناگ نے کہا۔

"فلپ بھائی! ہم مسافر خانے میں ٹھہرے ہوئے ہیں اگر تمہیں کہیں ماریا کا کچھ سراغ ملا تو ہمیں ضرور اطلاع کر دینا"۔

فلپ بولا۔

"آپ لوگ مسافر خانے میں کیوں ٹھہرے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ میرا گھر خالی پڑا ہے۔ تم لوگ میرے گھر میں کیوں نہیں آ جاتے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"تمہیں تکلیف ہو گی۔ ہم وہاں ٹھیک ہیں"۔

فلپ نہ مانا اور وہ ناگ اور جولی سانگ کو اپنے مکان پر لے آیا۔ شام ہو گئی۔ جب ناگ اور جولی سانگ مسافر خانے میں واپس نہ آئے تو بدروح کاؤ پریشان ہوئی کہ یہ لوگ کہاں چلے گئے؟ وہ گھر سے نکل کر مسافر خانے میں آئی۔ ادھر ادھر دیکھا۔ ناگ اور جولی سانگ اسے کہیں نظر نہ آئے۔ بدروح شہر میں انہیں تلاش کرتی پھری۔ رات ہو گئی مگر ناگ اور جولی سانگ اسے کہیں دکھائی نہ دیئے۔ بدروح کاؤ تو بے چین ہو گئی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ ناگ اور جولی سانگ کو ہاتھ سے گنوا دے۔ وہ ایک بار پھر ان دونوں کی تلاش میں شہر کی طرف نکل گئی۔

بدروحوں کا قبرستان

آخر بدروح کاؤ نے پتہ کر لیا کہ ناگ اور جولی سانگ ایک یونانی لڑکے فلپ کے مکان پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔

بدروح کاؤ نے اب ایک دوسرا منصوبہ بنایا۔ اس نے اپنی شکل بدل کر اپنے آپ کو ایک غریب دیہاتی لڑکی بنا لیا اور دن کے وقت آنکھوں میں آنسو بھر کر فلپ کے مکان پر پہنچ گئی۔ اس وقت ناگ اور جولی سانگ شہر گئے ہوئے تھے۔ کاؤ نے روتے ہوئے کہا۔

"بھائی! میں یتیم لڑکی ہوں۔ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں رہا اور دو دن سے بھوکی ہوں۔ مجھے کوئی کام دلا دو۔ تمہاری بڑی مہربانی ہو گی۔

فلپ کو بھی ایسی عورت کی ضرورت تھی جو گھر کا کام وغیرہ کر سکے اور کھانا بھی پکا دیا کرے۔

اس نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہارا نام کیا ہے"؟

بدروح کاؤ نے کہا۔

"میرا نام حمیرا ہے۔ میں کھانا پکانا بھی جانتی ہوں"۔

فلپ نے اسے اپنے ہاں ملازم رکھ لیا۔ دوپہر کے بعد ناگ اور جولی سانگ آئے تو بدروح کاؤ کو وہ نہ پہچان سکے۔ کیونکہ کاؤ نے اپنی شکل تبدیل کر رکھی تھی۔ فلپ نے بتایا کہ اس لڑکی کا نام حمیرا ہے اور یہ ہمارے لئے کھانا وغیرہ پکایا کرے گی۔ ناگ اور جولی سانگ نے بدروح کاؤ کو زیادہ اہمیت نہ دی اور ماریا سانگ عنبر اور کیٹی کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ بدروح کاؤ بستر لگا رہی تھی۔ وہ ان کی باتیں خاموشی سے سنتی رہی اور دل میں ہنستی رہی کہ ان لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ تھیوسانگ، کیٹی، عنبر اور ماریا کو یہ لوگ اب کبھی نہیں دیکھ سکتے۔

فلپ کہنے لگا۔

"کیوں نہ ہم کسی دوسرے شہر چل کر ماریا کو تلاش کریں"؟

ناگ بولا۔

"اچھا خیال ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ ابھی کچھ دن اس شہر میں رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ماریا تھیوسانگ اور کیٹی

میں سے کوئی ادھر آ نکلے"۔

فلپ نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"یہاں سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔ وہاں بھی لوگ رہتے ہیں۔ کل میرا خیال ہے، وہاں چل کر دیکھا جائے"۔

فلپ بولا۔

"اس ملک یونان میں تو کتنے ہی جزیرے ہیں جولی بہن!"

ناگ نے کہا۔

"پھر تو ہم ان سب جزیروں میں چلیں گے۔ ہو سکتا ہے اپنے دوستوں کا کوئی سراغ ان جزیروں میں ہی مل جائے"۔

جب رات ہو گئی تو جولی سانگ ایک کمرے میں سو گئی اور ناگ اور فلپ دوسرے کمرے میں لیٹ کر باتیں کرنے لگے۔ نوکرانی یعنی بدروح کاؤ مکان کے برآمدے میں ایک طرف بستر لگا کر لیٹ گئی۔ اس کی نظریں اور کان ناگ فلپ کی طرف لگے تھے۔ وہ انتظار کر رہی تھی کہ یہ دونوں سو جائیں تو وہ جولی سانگ کے کمرے میں داخل ہو کر سوتے میں اس پر حملہ کر دے اور اسے بدروح میں بدل ڈالے۔

مگر بدروح کاؤ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان لوگوں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیند کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ کئی سو سال سے جاگ رہے ہیں۔ فلپ تو تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد سو گیا۔ مگر ناگ جاگ رہا تھا۔ وہ نہیں سو رہا تھا۔ بدروح کاؤ بھی جاگ رہی تھی۔ ناگ جولی سانگ کی کوٹھڑی کے سامنے تخت پر بیٹھا تھا۔ اچانک ناگ غائب ہو گیا۔ بدروح کاؤ حیران ہوئی کہ ناگ کہاں چلا گیا ہے۔ وہ یہ سمجھی کہ ناگ اپنی کوٹھڑی میں چلا گیا ہو گا۔ اصل بات یہ تھی کہ ناگ چھوٹا عقاب بن کر مکان کی منڈیر پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ یونہی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ رات کے سناٹے میں شہر کو دیکھے۔ شہر میں جگہ جگہ مشعلیں روشن تھیں۔ ایتھنز بڑا ترقی یافتہ شہر تھا۔ اگرچہ یہ سینکڑوں سال پرانا شہر تھا مگر علم کی دولت سے مالا مال تھا۔ ناگ شہر کی طرف پرواز کرنے ہی لگا تھا کہ اس نے نوکرانی کو جولی سانگ کی کوٹھڑی کی طرف جاتے دیکھا۔ یہ کاؤ بدروح تھی جو ناگ کو وہاں نہ پا کر جولی سانگ پر طلسم کرنے جا رہی تھی تاکہ اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔ ناگ کو تعجب ہوا کہ یہ نوکرانی جولی سانگ کی کوٹھڑی میں کیا کرنے جا رہی ہے۔ ناگ نے فوراً سانپ کی شکل اختیار کی اور دیوار پر سے رینگتا ہوا نیچے اتر آیا۔ کوٹھڑی کے اندر بدروح کاؤ جولی سانگ کے سرہانے کی طرف کھڑی دونوں بازو اوپر اٹھائے منتر

پڑھ رہی تھی۔

جولی سانگ کبھی سوتی نہیں تھی مگر اس رات جانے اس کے دل میں کیا آئی کہ وہ سو گئی۔ ناگ فوراً سمجھ گیا کہ یہ نوکرانی اصل میں کوئی جادوگرنی ہے۔ ناگ نے لپک کر بدروح کاؤ کی پنڈلی پر ڈس دیا۔ ناگ کے زہر نے بدروح کاؤ پر عجیب و غریب اثر کیا۔ سب سے پہلے تو اس کی زبان بند ہو گئی۔ دونوں بازو کھلے کے کھلے رہ گئے اور دھڑام سے فرش پر گر پڑی۔

گرنے کی آواز سے جولی سانگ کی آنکھ کھل گئی۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آ گیا۔ فرش پر نوکرانی کو گرے ہوئے دیکھا تو بولی۔

"ناگ! یہ یہاں کیوں گری ہوئی ہے"۔

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ کوئی جادوگرنی ہے۔ یہ تم پر جادو کر رہی تھی۔ میں نے اسے ڈس دیا"۔

کوٹھڑی میں شمع جل رہی تھی۔ ناگ اور جولی سانگ دونوں بدروح کاؤ کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک بدروح کاؤ کی شکل بدلنے لگی۔ ناگ بولا۔

"جولی سانگ! یہ سچ مچ کوئی جادوگرنی تھی۔ دیکھو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے زہر کے اثر سے اس کی شکل بدل رہی ہے"۔

جولی سانگ بھی بدروح کاؤ کو غور سے دیکھنے لگی۔ شکل بدلتے بدلتے اس کی شکل اصل حالت میں آ گئی تو جولی سانگ اور ناگ دونوں حیران ہو کر بولے۔

"ارے یہ تو بدروح کاؤ ہے"۔

دونوں بدروح کاؤ کی شکل سے اچھی طرح واقف تھے۔ جولی سانگ بولی۔

"ناگ! تم نے مجھے بچا لیا ورنہ یہ منحوس عورت ایک بار پھر مجھے بدروح بنانے والی تھی"۔

ناگ نے کہا۔

"ہماری قسمت اچھی تھی جولی"۔

اتنے میں ان کی آوازیں سن کر فلپ بھی اندر آ گیا۔ جب ناگ اور جولی سانگ نے اسے بتایا کہ یہ جو نوکرانی تھی اصل میں ایک زبردست اور طاقت والی بدروح کاؤ ہے جس نے ان دونوں پر طلسم کر رکھا تھا تو فلپ بڑا حیران ہوا۔ بولا۔

"اس عورت کو بدروحوں کے قبرستان میں لے چلو"۔

بدروح کاؤ کا سانس رک گیا تھا۔ اس کے دل کی دھڑکن بھی بند ہو چکی تھی۔

ناگ نے کہا۔

"یہ جادوگرنی ہے۔ میرا خیال ہے یہ مر تو نہیں سکتی"۔

فلپ کہنے لگا۔

"اسے بدروحوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے تو یہ وہاں سے کبھی باہر نہیں نکل سکے گی"۔

جولی سانگ نے پوچھا۔

"اس قبرستان کی خاص بات کیا ہے"۔

فلپ نے کہا۔

"خاص بات یہ ہے کہ یہاں ایسے لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے جن کے بارے میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ بدروحیں ہیں۔ پھر قاتلوں کو بھی پھانسی کی سزا کے بعد اسی قبرستان میں دبا دیا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس قبرستان سے کبھی کوئی بدروح باہر نہیں نکل سکی"۔

ناگ نے کہا۔

"یہ اچھی بات ہے۔ بدروح کاؤ ہماری دشمن ہے۔ اسے بدروحوں کے قبرستان میں ہی دبا دیتے ہیں"۔

انہوں نے رات کے اندھیرے میں ہی بدروح کاؤ کو ایک بوری میں بند کیا اور بدروحوں کے قبرستان میں لے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آئے۔ یہاں انہوں نے ایک جگہ گڑھا کھود کر بدروح کاؤ کی لاش کو دفن کر کے اوپر چھوٹی سی ڈھیری بنا دی۔ وہاں کتنی ہی پرانی اور ٹوٹی ہوئی قبریں بکھری ہوئی تھیں۔ اس وقت بھی قبرستان کی فضا میں کئی بدروحیں چل پھر رہی تھیں۔ مگر وہ ناگ اور جولی سانگ کے قریب آتے ہوئے ڈر رہی تھیں۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ دونوں ہزاروں برس سے سفر کر رہے ہیں۔

بدروح کاؤ کو دفن کرنے کے بعد جولی سانگ ناگ اور فلپ قبرستان سے باہر چلے آئے۔ اپنے مکان پر آ کر جولی سانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس ملک کو چھوڑ دینا چاہیے کوئی پتہ نہیں کہ یہ بدروح کاؤ پھر کسی شکل میں نمودار ہو جائے"۔

ناگ نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے"۔

فلپ کہنے لگا۔

"تو پھر میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلوں گا۔ یہاں میں اکیلا رہ کر کیا کروں گا"۔

یونانی لڑکے فلپ کو ابھی تک جولی سانگ اور ناگ کی

طاقت کا پتہ نہیں چلا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ ہزاروں سال سے تاریخ کا سفر کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ماریا بھی زبردست طاقت کی مالک ہے اور وہ غائب ہو کر یہ سفر کر رہی ہے۔ اس نے پوچھا بھی تھا کہ بدروح کاؤ کس طرح مر گئی تھی تو ناگ نے یہی کہا تھا کہ اسے نہیں معلوم۔ وہ جب کوٹھڑی میں آیا تو بدروح کاؤ مر چکی تھی۔ یہ تینوں ساتھی یعنی فلپ ناگ اور جولی سانگ ایک بادبانی جہاز میں سوار ہو گئے اور ملک مصر کے شہر سکندریہ کی طرف چل دیئے۔

اب ہم مصر میں واپس آتے ہیں۔ مصر کے شہر تھیبز کے پرانے اہرام کے پیچھے جو تالاب تھا اس کے اندر عنبر تھیوسانگ' ماریا اور کیٹی کو بدروح کاؤ نے نمک کے پتلے بنا کر پھینک دیا تھا۔ ان کے نمک کے جسم تو پانی میں گھل گئے تھے مگر ان کے دل بچ گئے تھے جو تالاب کی تہہ میں ایک طرف پڑے تھے۔ ان دلوں میں جان نہیں تھی وہ دھڑک بھی نہیں رہے تھے۔

اب ایسا ہوا کہ ایک دن بڑے زور کی آندھی چلی جس کی وجہ سے پانی میں لہریں اٹھنے لگیں اور ماریا اور عنبر کے دل آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے کھسک کر تالاب کی تہہ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس جگہ پر آ گئے جہاں زمین میں سے پانی نکل رہا تھا۔ یہاں سے تالاب کی تہہ کی زمین پھٹی ہوئی تھی اور ایک چھوٹا سا کنواں بن گیا تھا۔ کھسکتے کھسکتے عنبر اور ماریا کے دل اس چھوٹے سے کنوئیں میں پھسل گئے اور نیچے ہی نیچے اترتے چلے گئے۔

اس کنوئیں کا پانی زمین کے نیچے بہنے والے ایک گمنام دریا کے پانی میں جا کر مل جاتا تھا۔ یہ دریا زمین کے نیچے گہرے سمندر تک بہتا چلا گیا تھا۔ عنبر اور ماریا کے دل بھی دریا کی لہروں کے ساتھ زمین کے نیچے بہتے چلے گئے۔ بہتے بہتے عنبر اور ماریا کے دل سمندر میں دریا کے پانی کے ساتھ ہی مل گئے۔ سمندر بہت گہرا تھا۔ دونوں دل سمندر کی تہہ میں ایک پہاڑی کی چوٹی پر جھاڑیوں میں پھنس گئے۔ کئی دن عنبر اور ماریا کے دل سمندر کے نیچے پہاڑی کی چوٹی پر پڑے رہے۔ ایک دن ادھر سے ایک ایسی مچھلی گزری جس کے اندر بجلی کا کرنٹ ہوتا ہے۔ اس مچھلی کو اگر کسی سے خطرہ محسوس ہو تو اس پر بجلی کے کرنٹ کی لہریں پھینکتی ہے۔ جب یہ مچھلی پہاڑی کی چوٹی کے اوپر سے گزری تو اچانک اس کی نظر دو انسانی دلوں پر پڑی۔

مچھلی یہ سمجھی کہ یہ کوئی ایسا جانور ہے جو اس کو ہڑپ

کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے۔ اس مچھلی نے اپنے بچاؤ کی خاطر عنبر اور ماریا کے دلوں پر بجلی کے کرنٹ کی لہریں پھینکیں اور تیزی سے آگے نکل گئی۔ بجلی کے کرنٹ کی لہروں نے جادو کا کام کیا اور عنبر اور ماریا کے دلوں میں سوئی ہوئی زندگی جاگ پڑی۔ دونوں دلوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ ان کا شعور بھی واپس آگیا۔ عنبر کو احساس ہوگیا کہ وہ ایک دل کی شکل میں سمندر کی تہہ میں پڑا ہے۔ یہی شعور ماریا کو بھی ہونے لگا۔ مگر انہیں یہ یاد نہیں رہا تھا کہ ان دونوں کو بدروح کاؤ نے نمک کے پتلے بنا کر تالاب میں پھینک دیا تھا جہاں ان کے جسم تو گھل گئے تھے مگر دل باقی بچ گئے تھے اور پھر وہاں سے بہتے بہتے سمندر میں آ گئے تھے۔ عنبر کو ماریا کا اور ماریا کو عنبر کا احساس بھی ہو گیا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی موجودگی کو محسوس کر رہے تھے مگر زبان نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ انہیں یہ بھی علم ہو چکا تھا کہ ان پر ایک مچھلی کے کرنٹ کا اثر ہوا ہے۔

عنبر اور ماریا کو ایک دوسرے کے قریب ہونے کا پورا پورا احساس تھا اور ان کی یادداشت بھی واپس آگئی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے اور دونوں دلوں نے دھڑکنا شروع کر دیا تھا۔ دھڑکنے کی وجہ سے وہ پانی میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگے چلنے لگے۔ سمندر کے اوپر تو بڑی بڑی لہریں اٹھتی ہیں مگر سمندر کی تہہ خاموش ہوتی ہے۔ وہاں کوئی شے پانی کی لہروں کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتی لیکن چونکہ عنبر اور ماریا کے دل دھڑک رہے تھے اس کی وجہ سے وہ سمندر کی تہہ میں ایک طرف کو آگے کی طرف کھسکنے لگے۔

دو دن دو راتیں عنبر ماریا کے دل دھڑکتے دھڑکتے سمندر کی تہہ میں آگے ہی آگے سفر کرتے رہے۔ تیسرے دن دونوں دل ایک بہت بڑی چٹان کی دیوار کے پاس جا کر رک گئے۔ یہ چٹان سمندر کے اندر ڈوبی ہوئی تھی اور اس کی دیوار میں چھوٹے بڑے کتنے ہی شگاف تھے۔ ان شگافوں کے اندر بھی پانی تھا اور لمبی لمبی سبز گھاس اس پانی میں لہرا رہی تھی۔ عنبر اور ماریا کے دل دیر تک وہاں اٹکے رہے۔ پھر جیسے پیچھے سے پانی کا دھکا سا لگا اور وہ ایک بار پھر آگے بہنے لگے۔ بہتے بہتے وہ اور زیادہ گہرے سمندر میں اتر گئے۔ دونوں دل اب دیکھنے بھی لگے تھے۔ مگر وہ ابھی بات نہیں کر سکتے تھے۔

عنبر اور ماریا کے دلوں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے ڈوبے ہوئے محل کے کھنڈر میں آ گئے ہیں۔ اونچے اونچے سنگ مرمر کے ستون ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ کئی ستون

سمندر کی تہہ میں گرے ہوئے تھے۔ محل کی دیواروں پر زنگ لگنا شروع ہو گیا تھا۔ عنبر اور ماریا کے دل ایک ہی بات سوچ رہے تھے کہ یہ کوئی شاہی محل ہے اور کسی زبردست بھونچال نے اسے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ دونوں دل دھڑکتے دھڑکتے ڈوبے ہوئے محل کے بڑے بڑے کمروں میں بہتے چلے گئے۔ کبھی کبھی دونوں دل ایک دوسرے کو بھی دیکھ لیتے تھے۔ اچانک وہ ایک کمرے میں پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سونے چاندی کا ایک شاہی پلنگ بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی بہت ہی خوبصورت لڑکی لیٹی ہوئی ہے۔ عنبر اور ماریا کے دل پہلے تو یہی سمجھے کہ یہ لڑکی مر چکی ہے۔ پھر انہیں خیال آیا کہ اگر لڑکی مر چکی ہوتی تو پلنگ پر اس کی جگہ اس کی ہڈیوں کا ڈھانچہ پڑا ہوتا۔ عنبر کا دل دھڑکتے دھڑکتے لڑکی کے بازو پر آ گیا۔ جونہی عنبر کا دل لڑکی کے بازو کو لگا۔ عنبر کے دل میں جو مچھلی نے کرنٹ ڈال دیا تھا وہ کرنٹ لڑکی کے جسم کو لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ گردن پھیر کر دیکھا کہ اس کے بازو کے پاس دو انسانی دل دھڑک رہے ہیں۔ لڑکی پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اس نے عنبر اور ماریا کے دلوں کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا اور انہیں غور سے دیکھنے لگی کہ یہ کیسے دل ہیں کہ انسان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے جسم سے نکل کر بھی دھڑک رہے ہیں۔ عنبر ماریا کے دلوں سے اب بھی ہلکا ہلکا کرنٹ نکل کر لڑکی کے جسم میں داخل ہو رہا تھا۔ لڑکی پلنگ پر سے اٹھی۔ پانی میں آہستہ آہستہ چلتی ڈوبے ہوئے محل کے کونے والے کمرے میں آ گئی۔ اس کمرے میں سورج کی رنگین تصویر دیوار پر بنی ہوئی تھی۔ اس میں سورج کے گول دائرے سے سونے کی کرنیں باہر نکلتی دکھائی گئی تھیں۔ عنبر ماریا کے دل اس لڑکی کے ہاتھوں میں ہی تھے۔

لڑکی نے دونوں دل سورج کی تصویر کے آگے سنہری چبوترے پر رکھ دیئے اور سورج کی طرف چہرہ کر کے پوچھا۔

"اے شمس! تو نے ان دو دھڑکتے ہوئے دلوں کو میرے پاس بھیج کر مجھے پھر سے زندہ کر دیا۔ لیکن مجھ پر یہ راز بھی کھول کہ یہ دھڑکتے ہوئے دل کس کس کے ہیں تاکہ میں ان کا بھی شکریہ ادا کر سکوں"۔

سنہری بالوں والی لڑکی کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ سورج کی تصویر میں سے دو سنہری کرنیں نکل کر عنبر اور ماریا کے دلوں پر پڑیں اور دونوں پھر سے زندہ ہو کر اپنی پوری شکل اور جسم کے ساتھ واپس آ گئے۔ ان کی ساری طاقتیں بھی انہیں واپس مل گئی تھیں۔ ماریا غائب تھی مگر اسی

جگہ کھڑی تھی۔ عنبر چبوترے پر اس جگہ بیٹھا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے اس کا اور ماریا کے دل پڑے تھے۔

سنہری بالوں والی لڑکی نے عنبر کو خوش ہو کر دیکھا اور بولی۔

"میرے بھائی! تم نے مجھے زندہ کیا اور سورج دیوتا نے تمہیں پھر سے زندہ کر دیا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مگر مجھے یہ بتاؤ کہ دوسرا دل کہاں ہے"۔

عنبر کو معلوم تھا کہ ماریا وہاں موجود ہے کیونکہ اسے اس کی تیز خوشبو آ رہی تھی۔ عنبر اور ماریا کو یہ بالکل یاد نہیں رہا تھا کہ انہیں بدروح کاؤ نے نمک کے پتلے بنا کر تالاب میں پھینکا تھا۔ انہیں صرف اتنا ہی یاد تھا کہ وہ دل کی شکل میں سمندر میں تیر رہے تھے۔ وہ کیسے دل بن گئے اور کہاں سے چل کر سمندر میں آئے؟ یہ انہیں کچھ معلوم نہیں تھا۔ ماریا اس لئے خاموش تھی کہ وہ یہ پتہ کرنا چاہتی تھی کہ وہ کسی دشمن کے پاس تو نہیں آ گئے۔

عنبر نے کہا۔

"وہ میری دوست ماریا کا دل ہے اور ماریا بھی اس جگہ موجود ہے مگر تم اسے دیکھ نہیں سکتی ہو"۔

اب ماریا کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ لڑکی کوئی دشمن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہے اور اس کے ساتھ بات کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ بولی۔

"تمہارا شکریہ بہن کہ تم نے ہمیں پھر سے ہمارے جسم عطا کر دیئے"۔

سنہری بالوں والی لڑکی نے کہا۔

"ہم سب کو شمس دیوتا کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسی کی مہربانی سے ہم تینوں کو نئی زندگی ملی ہے"۔

لڑکی نے کہا۔

"ماریا بہن! تم مجھے دکھائی کیوں نہیں دیتی ہو؟ کیا یہ سب طلسم کی وجہ سے ہے"۔

ماریا نے جواب دیا۔

"یہ ایک بھید ہے جو میں شاید تمہیں نہ بتا سکوں گی۔ بہرحال تمہیں یہ جاننے کی ضرورت بھی نہیں۔ تمہارا نام کیا ہے اور ہمیں یہ بتاؤ کہ یہ محل کس کا تھا اور یہ پانی میں کس طرح ڈوب گیا""؟

لڑکی بولی۔

"میرا نام شمارہ ہے۔ میں اس شاہی محل کے کاہن اعظم کی بیٹی ہوں۔ اس شاہی محل میں ایک ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کے ظلم سے تنگ آ کر رعایا شہر چھوڑ

کر چلی گئی۔ پھر ایک دن زبردست زلزلہ آیا۔ زمین پھٹ گئی اور سارا محل بادشاہ اور اس کے ظالم درباریوں سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔ سب مارے گئے مگر میں سورج دیوتا کی کرنوں کی وجہ سے زندہ بچ گئی۔ مگر میں اس پلنگ پر کئی سال سے بے ہوش پڑی رہی۔ پھر تم دونوں دل کی شکل میں یہاں آئے۔ تمہارے دلوں سے بجلی کی لہریں نکلتی تھیں جن کی وجہ سے میں پھر زندہ ہو گئی"۔

ماریا نے کہا۔

"اب ہم یہاں سے باہر نکلنا چاہتے ہیں شمارہ!"

شمارہ بولی۔

"ہاں! میں بھی یہاں سے نکل جانا چاہتی ہوں۔ میرے ساتھ آؤ"۔

شمارہ نے سورج دیوتا کو جھک کر سلام کیا اور عنبر کو لے کر محل کے بڑے کمرے کی چھت پر آ گئی۔ یہاں کھڑے ہو کر اس نے کہا۔

"یہاں سے ہم اوپر کی طرف اچھل کر جائیں گے اور سمندر سے باہر نکل آئیں گے"۔

وہ چھت پر سے اوپر کو اچھلے اور پانی میں سے گذرتے اوپر ہی اوپر اٹھتے چلے گئے۔ آخر وہ سمندر سے باہر نکل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آئے۔ ماریا نے سمندر کے اوپر آ کر چاروں طرف دیکھا اور بولی۔

"شمارہ! وہ سامنے کون سے ملک کا ساحل دکھائی دے رہا ہے"؟

شمارہ اور عنبر سمندر کی لہروں پر تیرتے ہوئے کنارے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ شمارہ نے کہا۔

"یہ بحیرہ روم ہے۔ ہمارے محل کو سمندر میں ڈوبے ایک سو برس گزر چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم فلسطین کے ساحل پر نکلیں گے اور ارض فلسطین پر اب کس کی حکومت ہو گی؟ یہ مجھے معلوم نہیں۔ سو برس پہلے تو وہاں بنی اسرائیل کے ایک قبیلے کی حکومت تھی"۔

سنہری بالوں والی لڑکی شمارہ کے جسم میں سورج کی کرنوں کی وجہ سے نئی زندگی واپس آئی تھی مگر اس کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔ وہ عام لڑکیوں کی طرح نازک لڑکی تھی۔ مگر وہ بہادر اور بے خوف لڑکی تھی۔ سمندر کا کنارہ دور تک سنسان تھا۔ سورج کی دھوپ میں کنارے کی زرد ریت دور تک چمک رہی تھی۔

سمندر سے نکل کر انہوں نے شہر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ زمین اونچی نیچی تھی۔ کہیں کہیں کھجور کے درختوں

کے جھنڈ نظر آتے تھے۔ پھر دور انہیں شہر کی دیوار نظر آئی جس کے چوکور برجوں میں سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ شمارہ نے کہا۔

"یہ شہر سوسہ ہے۔ اس شہر پر آج سے سو برس پہلے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کی حکومت تھی۔ شہر کی فصیل اسی طرح ہے۔ پتہ نہیں اب یہاں کس کی حکومت ہو گی"۔

عنبر نے کہا۔

"مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ شہر میں جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں"۔

وہ شہر کی دیوار کے قریب آ گئے تھے۔ شہر کی دیوار کے اوپر نیزے والے سپاہی کھڑے تھے۔ شہر کا دروازہ کھلا تھا مگر ہر اندر جانے والے کی تلاشی لی جاتی تھی۔ ماریا بولی۔

"شاید اس شہر پر دشمن کی فوج نے قبضہ کر لیا ہے"۔

شمارہ نے سپاہیوں کو غور سے دیکھا اور بولی۔

"تم ٹھیک کہتی ہو ماریا! اس شہر پر تو دشمن کا قبضہ ہے میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے بھاگ جانا چاہیے کہیں ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں"۔

مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ شہر کے دروازے پر کھڑے دشمن سپاہیوں نے عنبر اور شمارہ کو دیکھ لیا تھا۔ سپاہیوں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انھیں اشارے سے بلا لیا۔ ہر سپاہی کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ کاندھے سے تیر کمان لگے ہوئے تھے۔ ماریا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں شمارہ! ہم تمہارے ساتھ ہیں"۔

وہ سپاہیوں کے قریب چلے گئے۔ سپاہی نے شمارہ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"تم عورت ہو اس ڈیوڑھی میں جا کر تلاشی دو۔ وہاں ہماری ایک خاتون سپاہی موجود ہے"۔

شمارہ ڈیوڑھی میں چلی گئی۔ سپاہی نے عنبر کی تلاشی لیتے ہوئے پوچھا۔

"تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ کہاں سے آ رہے ہو"؟

عنبر نے کہا۔

"ہم سیاح ہیں۔ دور سے آ رہے ہیں۔ سوسہ کو دیکھنے آئے ہیں"۔

سپاہی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔ ماریا ان کے پاس ہی کھڑی تھی مگر وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ عنبر نے بھی سوچا کہ آخر یہ کس بات پر ہنسے ہیں۔ اتنے میں شمارہ بھی ڈیوڑھی سے نکل آئی۔

سپاہی نے کہا۔

"تم شہر میں جا سکتے ہو"۔

انہوں نے دیکھا کہ شہر کے بازار تقریباً ویران پڑے تھے۔ کئی جگہوں پر گھروں اور دکانوں کا سامان بکھرا پڑا تھا۔ کہیں کہیں اجنبی سپاہی ابھی تک گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ دوسرے بازار میں شہر کے بدقسمت لوگوں کی کٹی ہوئی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ شمارہ کہنے لگی۔

"ہم نے یہاں آ کر غلطی کی ہے۔ یہ دشمن کے سپاہی ہیں جو گھروں کو ابھی تک لوٹ رہے ہیں اور شہریوں کو قتل کر رہے ہیں"۔

ایک مکان میں سے چیخ کی آواز گونجی۔ پھر ایک کٹی ہوئی لاش کسی نے اوپر سے نیچے سڑک پر پھینک دی۔ شمارہ کچھ گھبرا کر بولی۔

"تم لوگ کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤ عنبر!"

میں تو اسی علاقے کی رہنے والی ہوں۔ یہاں کی زبان جانتی ہوں۔ تم کو یہ لوگ جاسوس سمجھ کر نہ پکڑ لیں"۔

عنبر مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"میں بھی یہاں کی زبان جانتا ہوں"۔

اتنے میں ایک گلی میں سے چار پانچ سپاہی تلواریں لہراتے نکلے۔ ایک سپاہی نے ایک معصوم لڑکی کو کاندھے پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈال رکھا تھا۔ لڑکی چیخ رہی تھی۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے ان درندوں سے بچاؤ"۔

شمارہ سے نہ رہا گیا۔ اس نے سپاہیوں کو مخاطب کر کے بلند آواز میں کہا۔

"اس لڑکی کو چھوڑ دو"۔

سپاہی رک گئے۔ وحشیوں کی طرح قہقہہ لگایا اور شمارہ کی طرف دیکھ کر بولے۔

"تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گی"۔

خطرناک چال

ایک دشمن سپاہی نے شمارہ کو بازو سے پکڑ کر کھینچا۔

بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ عنبر اور ماریا کے ہوتے ہوئے شمارہ پر کوئی ہاتھ اٹھاتا۔ ماریا نے سپاہی کے ہاتھ سے نیزہ کھینچ کر اس کے سینے میں گھونپ دیا۔ سپاہی سینے کو پکڑ کر پیچھے کو گرا۔ دوسرے سپاہی یہ سمجھے کہ شمارہ نے ان کے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے تلواریں لہرائیں اور شمارہ کو قتل کرنے ہی والے ہی تھے کہ اچانک شمارہ ان کے درمیان سے غائب ہو گئی۔ اصل میں ماریا نے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا لیا تھا اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ماریا جس چیز کو زمین پر سے اوپر اٹھا لیتی ہے وہ بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہو جاتی ہے۔

عنبر سمجھ گیا کہ ماریا نے شمارہ کو اٹھا لیا ہے۔ سپاہی وحشت کے مارے ادھر ادھر تکنے لگے کہ لڑکی کہاں غائب ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئی۔ عنبر نے کہا۔

"اس لڑکی کو چھوڑ دو اور یہاں سے بھاگ جاؤ"۔

ایک سپاہی نے پوچھا۔

"کیا تم جادوگر ہو"۔

عنبر بولا۔

"ہاں میں جادوگر ہوں میں تمہیں بھی غائب کر دوں گا"۔

سپاہی جادوگروں سے بہت ڈرتے تھے۔ انہوں نے لڑکی کو چھوڑ دیا اور خود بھاگ گئے۔ لڑکی واپس اپنے مکان کی طرف بھاگ گئی۔ ماریا نے ثمارہ کو زمین پر کھڑی کر دیا۔ وہ پھر نظر آنے لگی۔ ثمارہ بولی۔

"ماریا! تم نے تو کمال کر دیا میں زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو غائب دیکھ رہی تھی"۔

ماریا نے کہا۔

"اگر میں تمہیں اٹھانے میں جلدی نہ کرتی تو وہ لوگ تم پر حملہ کر چکے تھے"

عنبر بولا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس شہر سے نکل جانا چاہیے خوامخواہ لڑائی جھگڑا مول لینا اچھی بات نہیں"۔

ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ خوامخواہ دو تین سپاہی اور مر جائیں گے میرے ہاتھوں"۔

ثمارہ بولی۔

"ان سپاہیوں نے بھی تو کتنے لوگوں کو قتل کیا ہوتا ہے۔ یہ تو کرائے کے سپاہی ہوتے ہیں ان کا تو کام ہی لوٹ مار اور قتل کرنا ہے۔ چلو کسی دوسرے شہر چلتے ہیں"۔

عنبر ماریا اور ثمارہ سوسہ شہر سے نکل کر ایلام شہر کی طرف چل دیئے۔

راستے میں عنبر اور ماریا نے ثمارہ کو بتا دیا کہ وہ اپنے چار دوستوں کی تلاش میں ہیں یعنی ناگ، تھیو سانگ، جولی سانگ، اور کیٹی کی تلاش میں

ثمارہ نے پوچھا۔

"بڑے عجیب نام ہیں تمہارے دوستوں کے تم کون سے شہر سے سیاحت کرنے نکلے تھے اور ماریا کیسے غائب ہو جاتی ہے۔ کیا میں اسے کبھی نہیں دیکھ سکتی"۔

ماریا نے ہنس کر کہا۔

"مجھے دیکھو گی تو ڈر جاؤ گی ثمارہ"

ثمارہ ہنس کر بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ڈرنے والی نہیں ہوں ماریا بہن! تم بے شک میرے سامنے آ جاؤ"

ماریا نے ایک خاص منتر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک ماری اور وہ نظر آنے لگی۔ سنہری بال، نیلی آنکھیں، گورا چٹا رنگ، نازک چہرہ مگر آنکھوں میں بلا کی ذہانت کی چمک تھی۔ شارہ نے ماریا کو گلے لگا لیا اور بولی۔

"ماریا! تم تو بے حد خوبصورت ہو۔ کاش میں لڑکا ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی"۔

ماریا نے فوراً جواب دیا۔

"اور اگر میں لڑکا ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی"۔

عنبر بولا۔

"بھئی تم لوگ آپس میں شادی بیاہ کر رہے ہو۔ کچھ میرے بارے میں بھی سوچا ہے کہ نہیں"۔

شارہ نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"عنبر بھائی! تمہاری شادی تو کسی شہزادی سے ہونی چاہیے"۔

اسی طرح ہنسی مذاق کی باتیں کرتے یہ تینوں سڑک کنارے ایک سرائے میں پہنچ گئے۔ معلوم ہوا کہ ایک قافلہ شام کے وقت سورج غروب ہونے کے فوراً بعد ایلام شہر کی

طرف روانہ ہو رہا ہے۔ عنبر ماریا اور شارہ اسی قافلے میں شامل ہو گئے۔ عنبر اور ماریا نے وہاں بھی اپنے ساتھیوں کی خوشبو لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ تھیوسانگ، ناگ، کیٹی اور جولی سانگ میں سے کسی کی خوشبو وہاں پر نہیں تھی۔ اب ان کو امید تھی کہ شاید ایلام شہر میں انہیں تھیو سانگ وغیرہ کا کچھ سراغ مل جائے۔

ادھر عنبر اور ماریا اور شارہ ایلام شہر کی طرف چلے جا رہے تھے اور دوسری طرف جولی سانگ فلپ اور ناگ مصر کے شہر سکندریہ پہنچ گئے تھے۔ سکندریہ پر ان دنوں یونانیوں کی حکومت تھی اور ایک یونانی بادشاہ فرعون کی طرح وہاں حکومت کرتا تھا۔ اس نے سکندریہ کی بندرگاہ کے پاس ایک اونچی چٹان پر لائیٹ ہاؤس بنوایا ہوا تھا۔ جس میں رات کو تیل میں بھگوئی ہوئی بڑی بڑی مشعلیں روشن کی جاتیں جن کی روشنی سمندری جہازوں کو دور سے نظر آتی تھی اور جہاز ران اپنے جہازوں کو سمندری چٹانوں سے بچانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔

سکندریہ شہر کافی بڑا شہر تھا۔ بازار کھلے کھلے تھے۔ سڑکیں پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی تھیں۔ مکان لکڑی کے تھے اور کئی کئی منزلہ اونچے تھے۔ فلپ اور جولی سانگ ایک مسافر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خانے میں اتر گئے۔ فلپ کے پاس سونے کے کچھ سکے موجود تھے۔ جولی سانگ نے سکندریہ میں آتے ہی فضا کو سونگھا۔ وہاں ماریا، عنبر تھیو سانگ اور کیٹی میں سے کسی کی خوشبو نہیں تھی۔ جولی سانگ نے فلپ سے کہا۔

"فلپ! ماریا اس شہر میں بھی نہیں ہے۔ اگر وہ اس شہر میں ہوتی تو مجھے سب سے پہلے اس کی خوشبو آ جاتی"۔

فلپ بولا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کو بھی کسی نے بدروح بنا دیا ہو"۔

جولی سانگ نے جواب دیا۔

"ہاں اگر ایسا ہے تو پھر اس کی خوشبو ہمیں نہیں آ سکتی۔ مگر مجھے یقین نہیں آتا کہ ماریا کو کسی نے بدروح بنایا ہو کیونکہ ماریا تو کسی کو نظر ہی نہیں آتی"۔

اس پر فلپ نے تعجب سے جولی سانگ کی طرف دیکھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو جولی سانگ؟ ماریا تو نظر آتی ہے۔ ٹیکسلا میں گرو وشال کی جھونپڑی میں وہ مجھے صاف نظر آیا کرتی تھی۔ میں تو اس کا مجسمہ بھی تیار کر رہا تھا"۔

جولی سانگ مسکرائی اور بولی۔

"فلپ! تم بڑے بھولے ہو۔ تم ماریا کے بارے میں اور میرے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ ماریا اگر تمہیں مل گئی تو تم اسے ضرور دیکھ لو گے"۔

فلپ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ کہنے لگا۔

"ماریا جو کچھ بھی ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔

جولی سانگ کو معلوم تھا کہ ماریا کبھی فلپ سے شادی نہیں کرے گی۔ وہ شادی کر ہی نہیں سکتی تھی۔ لیکن جولی سانگ نے فلپ کا دل توڑنا مناسب نہ سمجھا اور بولی۔

"میں تمہارے اس نیک جذبے کی قدر کرتی ہوں فلپ۔ لیکن پہلے ماریا کو تلاش تو کر لیں"۔

فلپ کہنے لگا۔

"اگر تمہارے خیال کے مطابق ماریا یہاں سکندریہ میں نہیں ہے تو پھر ہم مصر کے کسی دوسرے شہر چلتے ہیں"۔

جولی سانگ کو یاد آ گیا کہ مصر کے دارالحکومت تھینز کے ایک اہرام میں ہی اسے بدروح کاؤ پہلی بار ملی تھی اور اس نے اسے بدروح بنا دیا تھا۔ اب تو بدروح کاؤ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی تھی۔ کیوں نہ اسی اہرام میں چل کر دیکھا جائے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے ماریا کا کچھ پتہ مل جائے۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ناگ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"ناگ! ہم تھیبز چلتے ہیں۔ وہاں اہرام بھی ہیں۔ ممکن ہے ان اہراموں میں کسی جگہ ہمیں ماریا کا کچھ سراغ مل جائے"۔

ناگ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ فوراً تیار ہو گیا۔ سکندریہ سے وہ ایک قافلے میں شامل ہو کر تھیبز کی طرف چل دیئے۔ تھیبز کا شہر وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ ایک طرف ناگ، جولی سانگ اور فلپ یونان سے نکل کر مصر کے سب سے بڑے شہر تھیبز کے لئے روانہ ہو گئے ہیں تو دوسری طرف عنبر، ماریا اور ثمارہ شہر ایلام کی طرف سفر کرتے چلے آ رہے ہیں۔

تیسری طرف تھیو سانگ اور کیٹی ابھی تک دل کی شکل میں پرانے اہرام کے پیچھے والے تالاب کے اندر پڑے ہیں۔ نہ انہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں اور نہ کسی دوسرے کو ان کے بارے میں کچھ علم ہے۔ کیونکہ تھیو سانگ اور کیٹی کے دل ابھی دھڑک نہیں رہے ہیں۔

ناگ، جولی سانگ، اور فلپ سکندریہ سے روانہ ہو کر مصر کے دارالحکومت ایتھنز میں پہنچ گئے۔ عنبر ماریا اور ثمارہ ابھی یہاں نہیں پہنچے تھے۔ ابھی وہ فلسطین کے علاقے میں ہی

تھے اور ایلام کی طرف قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ مگر ہم سب سے پہلے ناگ اور فلپ اور جولی سانگ کے ساتھ رہیں گے۔ قدیم مصر کے شہر تھیبز میں ناگ، جولی سانگ اور فلپ ایک سرائے میں آ کر ٹھہر گئے۔ اس شہر میں بھی ناگ اور جولی سانگ کو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی خوشبو محسوس نہ ہوئی۔ مگر انہوں نے چند روز وہیں قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ روز شہر میں گھوم پھر کر اپنے دوستوں کا سراغ لگانے کی کوشش کرتے۔

ایک روز فلپ کو سرائے میں ہی چھوڑ کر ناگ اور جولی سانگ پھرتے پھراتے شہر سے تھوڑی دور ایک ایسے علاقے میں آ گئے جہاں صرف ایک ٹوٹے پھوٹے گنبد والی بارہ دری بنی ہوئی تھی۔ اس بارہ دری کے اندر ایک پرانی قبر بھی تھی۔ ناگ نے جولی سانگ سے کہا۔

"جولی! تم تو مردے سے گفتگو کر لیتی ہو۔ پھر کیوں نہ اس قبر کے مردے سے پوچھ کر دیکھو کہ ہمارے ساتھی کہاں ہیں"۔

جولی سانگ کو یہ تجویز پسند آ گئی۔ کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ اس قبر کے مردے سے پوچھتے ہیں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے قبر کو سرہانے کی جانب سے کھود ڈالا۔ نیچے سے مردے کی کھوپڑی نظر آنے لگی۔ ناگ قبر کے اوپر ہی ایک طرف بیٹھ گیا۔ جولی سانگ نے مردے کی کھوپڑی پر ہاتھ رکھ کر منتر پڑھ کر پھونکا مردے کی کھوپڑی میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر ایک خشک سی آواز آئی۔

"تم کیا پوچھنا چاہتی ہو؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"میرے دوست! کیا مجھے بتا سکتے ہو کہ ہمارے ساتھی عنبر، ماریا، تھیو سانگ اور کیٹی کہاں ہیں؟"

مردے کی آواز آئی۔

"تھیو سانگ اور کیٹی اسی شہر کے ایک تالاب کے اندر دو دلوں کی شکل میں ڈوبے ہوئے ہیں اور عنبر ماریا فلسطین کے شہر ایلام کی طرف سفر کر رہے ہیں"۔

اتنے جلدی جواب پر ناگ اور جولی سانگ بڑے خوش ہوئے۔ جولی سانگ نے سوال کیا۔

"تھیو سانگ اور کیٹی کسی تالاب میں ہیں اور وہ دل کی شکل میں ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟"۔

مردے کی آواز آئی۔

"انہیں بھی نمک کے پتلے بنا کر تالاب میں پھینک دیا

گیا تھا۔ عنبر ماریا تو وہاں سے کسی طرح باہر نکل گئے مگر تھیو سانگ اور کیٹی ابھی تک تالاب کے نیچے ہی پڑے ہیں"۔

ناگ کو کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ بدروح کاؤ نے اسے بھی تالاب میں ڈال دیا تھا یا نہیں۔ مردے نے بتایا کہ عنبر ماریا کو یاد نہیں کہ وہ کبھی نمک کے پتلے اور پھر دو دل تھے۔ اسی طرح تھیو سانگ اور کیٹی کو بھی یاد نہیں رہے گا"۔

جولی سانگ نے پوچھا۔

"وہ تالاب کہاں ہے؟"

مردے کی آواز آئی۔

"یہ تالاب پرانے اہرام کے پیچھے واقع ہے۔ اس کے آگے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں جا رہا ہوں"۔

یہ کہہ کر مردے کی کھوپڑی کا منہ بند ہو گیا۔ جولی سانگ اور ناگ نے قبر کو دوبارہ بڑی اچھی طرح سے بند کر دیا اور پرانے اہرام کی طرف چل پڑے۔ ناگ نے کہا۔

"عنبر ماریا کا بھی پتہ چل گیا۔ وہ ایلام شہر کی طرف جا رہے ہیں۔ پہلے تھیو سانگ اور کیٹی کو یہاں سے نکال لیں۔ اس کے بعد عنبر اور ماریا سے ملنے ہم سب ایلام شہر کی طرف چل دیں گے"۔

جولی سانگ اور ناگ پرانے اہرام کے عقب میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آئے تو دیکھا کہ وہاں واقعی ایک پرانا تالاب تھا۔ ناگ بولا۔

"تم یہاں بیٹھو۔ میں تالاب کے نیچے پانی میں جا کر دیکھتا ہوں"۔

ناگ نے اسی وقت سانپ کی شکل اختیار کی اور تالاب میں اتر گیا۔ وہ پانی میں تیرتا تالاب کی تہہ میں آ گیا۔ تالاب کا پانی کافی گہرا تھا۔ ناگ کو تالاب کی تہہ میں ایک طرف کیچڑ میں دو انسانی دل پڑے ہوئے نظر آئے۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی تھیو سانگ اور کیٹی کے دل ہیں۔ ناگ نے دونوں دلوں کو اپنے منہ میں پکڑا اور تالاب سے باہر نکال لایا۔ باہر آتے ہی اس نے دوبارہ انسانی شکل اختیار کر لی اور جولی سانگ سے کہا۔

"جولی! تالاب کے نیچے مجھے یہ دو دل ملے ہیں۔ کیا واقعی یہ تھیو سانگ اور کیٹی کے دل ہیں؟ یقین نہیں آتا"۔

جولی سانگ بھی عجیب نظروں سے دونوں دلوں کو دیکھ رہی تھی۔ ان دلوں سے تھیو سانگ اور کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ ناگ بولا۔

"ہو سکتا ہے۔ یہ طلسم کا اثر ہو۔ سوال یہ ہے کہ اس دل کو انسانی شکل میں کیسے تبدیل کیا جائے؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہی ہوں"۔

ناگ کہنے لگا۔

"ہم ان دلوں کو اپنے ساتھ ہی رکھیں گے ہو سکتا ہے کسی لمحے یہ دونوں اپنی اصلی حالت میں واپس آ جائیں"۔

ناگ نے تھیو سانگ اور کیٹی کے دلوں کو ایک رومال میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور وہ دونوں وہاں سے اٹھ کر واپس شہر کی سرائے میں آ گئے۔ سرائے کی کوٹھڑی میں بیٹھ کر وہ سوچنے لگے کہ اب انہیں ایلام شہر کی طرف ہی چلے جانا چاہئے تاکہ وہاں عنبر اور ماریا سے بھی مل لیا جائے۔ ایلام کی طرف ایک قافلہ دو روز بعد روانہ ہونے والا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"دو دن ہمیں اسی شہر میں رکنا پڑے گا جولی!"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"مجبوری ہے ناگ! ہم انتظار کر لیتے ہیں"۔

دو دن بعد قافلہ ایلام شہر کی طرف روانہ ہوا تو اس میں ناگ اور جولی سانگ بھی شامل تھے۔ تین راتوں کے سفر کے بعد یہ قافلہ ایلام شہر پہنچ گیا۔ فلپ بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ناگ اور جولی سانگ نے فلپ کو تھیو سانگ اور کیٹی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے دل کے بارے میں بالکل نہیں بتایا تھا۔ ہاں اسے یہ ضرور بتا دیا تھا کہ ایلام شہر میں عنبر اور ماریا کے ملنے کی امید پیدا ہوئی ہے۔ فلپ اس خبر سے بے حد خوش ہوا تھا۔

ایلام شہر پہنچتے ہی ناگ اور جولی سانگ کو عنبر اور ماریا کی خوشبو آ گئی۔ اس وقت عنبر اور ماریا ایک مسافر خانے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اچانک انہیں بھی ناگ اور جولی سانگ کی خوشبو محسوس ہوئی۔ دونوں خوشی سے ایک ساتھ بولے کہ یہ تو ناگ اور جولی سانگ کی خوشبو ہے۔ وہ سرائے سے باہر نکل آئے۔ دوسری طرف ناگ اور جولی سانگ بھی ان کی خوشبو لیتے چلے آ رہے تھے۔ ایک جگہ ان سب کی ملاقات ہو گئی۔ ناگ عنبر جولی سانگ اور ماریا ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوش ہوئے۔ فلپ پریشان تھا کہ ماریا کہاں ہے؟ کیونکہ وہ اسے غائب ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہی تھی۔ ناگ اور جولی سانگ نے عنبر سے فلپ کا تعارف کرایا۔ ماریا نے کہا۔

"فلپ! تمہارا کیا حال ہے؟ میں تمہیں دیکھ رہی ہوں مگر تم مجھے نہیں دیکھ سکتے"۔

فلپ ہکا بکا ہو کر اس طرف تکنے لگا جس طرف سے ماریا کی آواز آئی تھی۔

اس نے کہا۔

"ماریا! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنی شکل دکھا دو"۔

ماریا اسی وقت ظاہر ہو گئی۔ ماریا کو دیکھ کر فلپ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اس نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تمہاری شکل دیکھنی نصیب ہوئی ہم نے تمہاری تلاش میں بڑے دکھ اٹھائے ہیں"۔

ناگ اور جولی سانگ مسکرا دیے تھے۔

جولی سانگ بولی۔

"اس قسم کے دکھ تو ہم ایک دوسرے سے بچھڑ کر اٹھاتے ہی رہتے ہیں فلپ"۔

فلپ بولا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ جولی سانگ! لیکن یہ میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا"۔

یہ سارے دوست سرائے میں آ گئے۔ شارہ ان سے راستے میں ہی ایک شہر میں الگ ہو گئی تھی۔ تب ناگ نے جیب سے رومال نکال کر سامنے رکھ دیا۔ اس میں دو دل پڑے ہوئے تھے۔ عنبر اور ماریا نے تعجب سے پوچھا۔

"یہ کس کے دل ہیں؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فلپ بھی حیرانی سے ان دلوں کو دیکھنے لگا۔
ناگ نے کہا۔
"یہ تھیو سانگ اور کیٹی کے دل ہیں"۔
ماریا تڑپ کر بولی۔
"میرے خدا! تو کیا تھیو سانگ اور کیٹی ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے ہیں؟"
جولی سانگ کہنے لگی۔
"ایسا شاید ابھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا وقت نہیں آیا۔ ہمیں صرف سوچنا ہے کہ ان دلوں کو تھیو سانگ اور کیٹی کی شکل میں کیسے واپس لایا جا سکتا ہے"۔
ماریا نے کہا۔
"یہ بات تو یہاں کسی کاہن سے ہی پوچھی جا سکتی ہے کیونکہ کاہن اس طلسم کا توڑ کر سکتے ہیں جس کے اثر سے تھیو سانگ اور کیٹی کو دل بنا دیا گیا ہے"۔
ناگ کہنے لگا۔
"عنبر تمہارا کیا خیال ہے؟"
عنبر بولا۔
"ماریا ٹھیک کہتی ہے۔ ہمیں کسی کاہن سے ملنا چاہیے مجھے یقین ہے کہ وہ اس طلسم کو توڑنے میں کامیاب ہو

جائے گا"۔
جولی سانگ نے کہا۔
"تو پھر یہاں کے کاہن اعظم سے ملاقات کرنی چاہیے"۔
ماریا بولی۔
"ہم سب کا کاہن کے پاس جانا ٹھیک نہیں۔ میری رائے یہ ہے صرف عنبر یہ دونوں دل لے کر کاہن کے پاس جائے۔ باقی ہم سب اسی سرائے میں بیٹھ کر عنبر کی واپسی کا انتظار کریں"۔
جولی سانگ، ناگ، فلپ اور ماریا تو سرائے میں ہی رہے جب کہ عنبر نے تھیو سانگ اور کیٹی کے دلوں کو رومال میں بڑی احتیاط سے ساتھ باندھ کر جیب میں رکھ لیا اور بولا۔
"میں شہر کے سب سے بڑے کاہن سے ملنے کی کوشش کروں گا۔ اس نے جو کچھ بھی کہا میں واپس آ کر تم لوگوں کو بتا دوں گا"۔
عنبر شہر کے بڑے مندر کی طرف چل دیا۔ کیونکہ شہر کا سب سے بڑا پجاری بڑے مندر میں ہی ہوتا تھا۔ کاہن مندر میں پوجا پاٹ سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں بیٹھا پرانی طلسم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا کہ نوکر نے کہا کہ ایک آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ کاہن نے عنبر کو اندر بلا لیا۔ عنبر نے رومال میں لپیٹے ہوئے دونوں دل اس کے سامنے کھول دیئے اور ساری بات بیان کر دی اور کہا۔

"اگر آپ کے پاس کوئی طلسم ہو تو ان دونوں کو پھر سے زندہ کر دیں۔ میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا"۔

کاہن نے دونوں انسانی دلوں کو غور سے دیکھا پھر عنبر کو غور سے دیکھا اور بولا۔

"اس کے لئے مجھے طلسم کی سب سے بڑی کتاب دیکھنی پڑے گی۔ تم یہاں بیٹھو میں کتاب میں طلسم معلوم کر کے آتا ہوں"۔

عنبر کمرے میں بیٹھ گیا۔ کاہن دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ دوسرے کمرے میں کاہن کی خاص کنیز راشکا بیٹھی ایک سانپ کی مورتی کی پوجا کر رہی تھی۔ کاہن نے اس سے کہا۔

"راشکا! ہماری آرزو پوری ہونے والی ہے۔ میرے پاس دو ایسے انسانوں کے دل لائے گئے ہیں جن میں سے ایک مرد کا دل ہے اور دوسرا عورت کا دل ہے۔ اپنے طلسم سے میں نے پتہ چلا لیا ہے کہ یہ دونوں انسان اس دنیا کی

مخلوق نہیں بلکہ خلائی مخلوق ہیں۔ ہمیں ایک مدت سے کسی خلائی مخلوق کی تلاش تھی کہ جس پر میں اپنے لئے طلسم کا تجربہ کروں اور پھر ایسا نقش بناؤں کہ جس کی مدد سے ساری دنیا پر میری حکومت ہو جائے۔ اس طلسمی نقش کے لئے مجھے خلائی مخلوق کی ضرورت تھی جو مجھے نہیں مل سکتی تھی مگر اب دیوتا مہربان ہو گئے ہیں اور انہوں نے دو خلائی انسانوں کو خود میرے پاس بھیج دیا ہے"۔

راشکا بڑی خوش ہوئی۔ بولی۔

"کیا یہ دل واقعی خلائی مخلوق کے ہیں"۔

کاہن نے پرجوش انداز میں کہا۔

"میرا طلسم کبھی جھوٹ نہیں بولتا راشکا! یہ دونوں دل خلائی مخلوق کے ہیں۔ جن میں ایک عورت اور ایک مرد ہے۔ میں انہیں بڑی آسانی سے دوبارہ انسانی جسموں میں بدل سکتا ہوں"۔

راشکا نے کہا۔

"اور جو آدمی یہ دل لے کر آیا ہے اس کا کیا کرو گے؟"

کاہن بولا۔

"اس کو بھی سنبھال لوں گا۔ تم فکر نہ کرو"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کہہ کر کاہن پہلے والے کمرے میں آ گیا۔ یہاں عنبر اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ کاہن نے خوش ہو کر کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے نوجوان؟"

عنبر نے کہا۔

"میرا نام عنبر ہے۔ کیا آپ ان دلوں کو انسانی جسم دے سکیں گے؟"

کاہن بولا۔

"اس کے لئے تمہیں ان دونوں دلوں کو میرے پاس ایک رات کے لئے چھوڑ جانا ہو گا۔ میں ساری رات اس پر طلسم کروں گا۔ دوسرے دن یہ انسانی جسم میں آ جائیں گے۔ پھر تم آ کر انہیں لے جانا"۔

عنبر کو کاہن پر ذرا سا بھی شک نہ ہوا کہ کاہن کی نیت ٹھیک نہیں ہے وہ تھیو سانگ اور کیٹی کے دل اس کے پاس چھوڑ کر دوسرے دن واپس آنے کا کہہ کر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کاہن نے تھیو سانگ اور کیٹی کے دل ایک مٹی کے مرتبان میں ڈال دیئے اور منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔

○ ○ ○

اس کے بعد کے سنسنی خیز دلچسپ اور حیران کر دینے والے حالات عنبر، ناگ، ماریا کی اگلی قسط نمبر 183 "خلائی

تختی کا راز" میں پڑھیئے۔

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر

Courtesy www.pdfbookssfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کمپنی اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا

۱۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸

PDFBOOKSFREE.PK